رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵ | ٹیلیفون نمبر ۹۱

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

اللّٰہ اکبر — المرسل غلام احمد قادیانی

الفضل

روزنامہ — قادیان

THE DAILY

ALFAZLQADIAN

ایڈیٹر غلام نبی

تار کا پتہ الفضل قادیان

شرح چندہ پیشگی — سالانہ ... ششماہی ... سہ ماہی ...

قیمت فی پرچہ ایک آنہ — قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند ...

جلد ۲۴ | مورخہ ۱۷ شوال ۱۳۵۵ھ | یوم جمعہ | مطابق یکم جنوری ۱۹۳۷ء | نمبر ۱۵۶

مدینۃ المسیح

قادیان ۳۰ دسمبر۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق آج کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے کہ حضور کو نزلہ کی شکایت ہے :۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے :۔

سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ حرم رابع حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کو جب سے بچی تولد ہوئی ہے۔ روزانہ بخار رہتا ہے۔ اور درجہ حرارت ۱۰۲ سے اوپر ہو جاتا ہے۔

خان محمد عبد اللہ خان صاحب آف مالیر کوٹلہ بھی ۲۵ دسمبر سے بعارضہ بخار بیمار ہیں۔ ڈاکٹر بدر الدین احمد صاحب ابن خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب ناظر بیت المال بعارضہ انفلوائنزا اور ماسٹر نواب الدین صاحب ہیڈ ماسٹر ہائی سکول جالکے۔ تا حال بیمار ہیں۔ احباب سب کی صحت کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔

آج بعد نماز عشاء مسجد اقصےٰ میں حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب اور مولانا عبد الرحیم صاحب نیر نے ذکر حبیب پر دلچسپ تقاریر کیں۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

چودھویں صدی کی بدرِ کامل سے مشابہت

"اے سچائی کے طالبو! سچائی کو ڈھونڈو۔ کہ اب آسمان کے دروازے کھلے ہیں۔ اور اے ہماری قوم کے نادان مولویو! یہ وُہی خُدا کے دن ہیں۔ جن کا وعدہ تھا۔ سو آنکھیں کھولو۔ اور دیکھو۔ کہ زمین پر کیا ہو رہا ہے۔ اور کیسے سچائی کے بادشاہ مقدس رسُول کو پیروں کے نیچے کچلا جاتا ہے۔ کیا اس پاک نبی کی توہین میں کچھ کسر رہ گئی۔ کیا ضرور نہ تھا۔ کہ زمین کے اس طوفان کے وقت آسمان پر کچھ ظاہر ہوتا۔ سو اس لئے خدا نے ایک بندہ کو اپنے بندوں میں سے چُن لیا۔ تا اپنی قدرت دکھلائے۔ اور اپنی ہستی کا ثبوت دے۔ اور وُہ جو سچائی سے ٹھٹھے کرتے اور جھوٹ سے محبت رکھتے ہیں۔ ان کو جتلائے کہ میں ہوں اور سچائی کا حامی ہوں۔ اگر وُہ ایسے فتنہ کے وقت میں اپنا چہرہ نہ دکھلاتا۔ تو دُنیا گمراہی میں ڈوب جاتی۔ اور ہر ایک نفس دہریہ اور ملحد ہو کر مرتا یہ خدا کا فضل ہے۔ کہ انسانی کشتی کو عین وقت میں اس نے تھام لیا۔ یہ چودھویں صدی کیا تھی؟ چودھویں رات کا چاند تھا۔ جس میں خدا نے اپنے نور کو چادر کی طرح زمین پر پھیلا دیا۔ اب کیا تم خدا سے لڑو گے۔ کیا فولادی قلعہ سے اپنا سر ٹکراؤ گے۔ کچھ شرم کرو۔ اور سچائی کے آگے مت کھڑے ہو" (سراج منیر)

نمبر ۴۶۶۷:- منکہ امۃ الحمید بیگم بنت حضرت مرزا بشیر احمد صاحب زوجہ خان محمد احمد خان صاحب قوم مغل پیشہ خانہ داری عمر ۲۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن قادیان ضلع گورداسپور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۳ نومبر ۱۹۳۶ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

اس وقت میری جائداد حسب ذیل ہے زیور نقری وطلائی قیمتی چار ہزار روپیہ اور مہر پندرہ ہزار روپیہ ہے۔ جو ابھی تک میرے خاوند کے ذمہ واجب الادا ہے۔ جائداد غیر منقولہ اس وقت میری کوئی نہیں۔ میں مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۳ حصہ کی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتی ہوں۔ نیز میری وفات پر میری کوئی اور جائداد ثابت ہو۔ تو اس کے ۱/۳ حصہ کی بھی صدر انجمن احمدیہ مذکور مالک ہوگی۔ اس کے علاوہ مجھے مبلغ ؏ روپے بطور جیب خرچ کے ملتے ہیں۔ میں اس کا دسواں حصہ بھی صدر انجمن احمدیہ کو ادا کرتی رہوں گی۔

العبد:- امۃ الحمید

گواہ شد:- محمد احمد خان

گواہ شد:- محمد علی خان

نمبر ۴۶۶۸:- منکہ محمد احمد خان ولد خان محمد علی خان صاحب قوم افغان شروانی پیشہ زمینداری عمر ۲۶ ۱/۲ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ضلع گورداسپور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۳ نومبر ۱۹۳۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

اس وقت میری کوئی ذاتی جائداد منقولہ یا غیر منقولہ نہیں ہے۔ اس وقت میری ماہوار آمد ؎ روپیہ ہے۔ جو مجھے میرے والدین کی طرف سے بطور جیب خرچ کے ملتے ہیں۔ میں اپنی آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ جو میں صدر انجمن احمدیہ قادیان کو ادا کرتا رہونگا نیز میری وفات پر جو بھی میری جائداد ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ مذکور ہوگی۔

العبد:- محمد احمد خان

گواہ شد:- محمد علی خان رئیس مالیر کوٹلہ

گواہ شد:- محمد نذیر خان

نمبر ۴۶۶۹:- منکہ قریشی محمد صادق شبنم ولد معراج الاسلام صاحب مرحوم قوم قریشی پیشہ ملازمت عمر ۲۹ برس تاریخ بیعت ۱۹۲۸ء ساکن قادیان ضلع گورداسپور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۵ دسمبر ۱۹۳۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میں کوئی جائداد منقولہ یا غیر منقولہ اس وقت نہیں رکھتا۔ جب کبھی ایسی جائداد میری بنے گی۔ میں اس کی اطلاع انجمن کارپرداز مصالح قبرستان کو بمعہ تفصیل وصیت متعلقہ ایسی جائداد کے دونگا۔ اس وقت میں نظارت امور عامہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بعہدہ محتسب ملازم ہوں۔ اور مبلغ پچیس روپے نصف جن کے بارہ روپے آٹھ آنے ہوتے ہیں۔ بطور الاؤنس کے مجھے ملتے ہیں۔ لہٰذا میں اس آمدنی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتا ہوں۔ اور وعدہ کرتا ہوں کہ اگر میری آمدنی میں ترقی ہوئی۔ تو میں اس کی اطلاع انجمن کارپرداز مصالح قبرستان قادیان کو بمعہ وصیت متعلق ایسی مزید آمدنی کے دونگا۔

العبد:- قریشی محمد صادق شبنم بقلم خود محتسب نظارت امور عامہ صدر انجمن احمدیہ قادیان ۵ ۱۲/۳۶

گواہ شد:- عبد اللطیف بقلم خود دفتر نظارت امور عامہ۔ قادیان

گواہ شد:- رمضان علی احمدی کارکن نظارت امور عامہ۔ قادیان ۵ ۱۲/۳۶

نمبر ۴۶۷۱:- منکہ بشیر احمد ولد حافظ حکیم مشتاق احمد قوم اوان پیشہ ملازمت عمر ۲۳ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن کیمل پور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۹ ماہ دسمبر ۳۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت کوئی غیر منقولہ جائداد نہیں۔ میرا گذارہ اس وقت ملازمت پر ہے۔ اور تنخواہ -/۸/۴۳ ماہوار ہے میں اپنی آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں جو کہ میں انشاء اللہ ماہ بماہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔ نیز اس کے بعد اگر میری کوئی جائداد یا میری وفات کے بعد کوئی جائداد ثابت ہوگی۔ تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد:- بشیر احمد ولد حافظ حکیم مشتاق احمد کیمل پوری ملازم۔ آر۔ آئی۔ این۔ وائرلیس ڈیپارٹمنٹ بمبئی نمبر ۱

گواہ شد:- خاکسار:- نور خان کارکن دفتر بیت المال قادیان

گواہ شد:- ایچ اے یوسف زئی

نمبر ۴۶۷۳:- منکہ ملک عطاء اللہ خان ولد ملک خدا بخش صاحب قوم ککے زئی پیشہ ملازمت عمر ۳۴ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن لاہور حال دہلی ڈاکخانہ دہلی تحصیل دہلی ضلع دہلی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۳ نومبر ۱۹۳۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ اس وقت میری ماہوار آمد مبلغ -/۶۰ روپے ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ فقط المرقوم ۳ نومبر

العبد:- ملک عطاء اللہ خان ایسوسی ایٹڈ پریس آف انڈیا۔ دہلی۔ گواہ شد:- غلام حسین احمدی سکرٹری وصایا انجمن احمدیہ دہلی

گواہ شد:- خاکسار:- چودھری نذیر احمد خان لوکل سیکرٹری جماعت احمدیہ دہلی

معجون عنبری

یہ دوا دنیا بھر میں مقبولیت حاصل کر چکی ہے ولایت تک اس کے مداح موجود ہیں۔ دماغی کمزوری کیلئے اکسیر صفت ہے۔ جوان۔ بوڑھے سب کھا سکتے ہیں

اس دوا کے مقابلہ میں سینکڑوں قیمتی سے قیمتی ادویات اور کشتہ جات بیکار ہیں۔ اس سے بھوک اس قدر لگتی ہے۔ کہ تین تین سیر دودھ اور پاؤ پاؤ بھر گھی ہضم کر سکتے ہیں۔ اسقدر مقوی دماغ ہے۔ کہ بچپنے کی باتیں بھی خود بخود یاد آنے لگتی ہیں۔ اس کو مثل آب حیات کے تصور فرمایئے۔ اس کے استعمال کرنے سے پہلے اپنا وزن کیجئے۔ بعد استعمال پھر وزن کیجئے ایک شیشی چھ سات سیر خون آپ کے جسم میں اضافہ کر دے گی۔ اس کے استعمال سے ۸ گھنٹے تک کام کرنے سے مطلق تھکن نہ ہوگی۔ یہ دوا رخساروں کو مثل گلاب کے پھول اور مثل کندن کے درخشاں بنا دے گی۔ یہ نئی دوا نہیں ہے۔ ہزاروں مایوس العلاج اس کے استعمال سے بامراد بنکر مثل پندرہ سالہ جوان کے بن گئے۔ یہ نہایت مقوی مبہی ہے۔ اس کی صفت تحریر میں نہیں آسکتی تجربہ کر کے دیکھ لیجئے۔ اس سے بہتر مقوی دوا آج تک دنیا میں ایجاد نہیں ہوئی۔ قیمت فی شیشی دو روپے۔ **نوٹ**:۔ فائدہ نہ ہو تو قیمت واپس۔ فہرست دواخانہ مفت منگایئے۔ ہر مرض کی مجرب دوا منگایئے۔ جھوٹا اشتہار دینا حرام ہے۔

ملنے کا پتہ:۔ **مولوی حکیم ثابت علی محمود نگر ۵ لکھنؤ**

ضرورت رشتہ ایک معزز اور صاحب حیثیت دوست جنکی پہلی بیوی سے کوئی اولاد نہیں۔ نکاح ثانی کے خواہشمند ہیں۔ لڑکی کی عمر ۲۰ سال سے ۳۰ سال کے درمیان ہونی چاہیئے۔ بیوہ بھی ہو تو چنداں مضائقہ نہیں۔ مگر پہلی اولاد کوئی نہ ہو۔ صورت و سیرت کی خوبی اور دینداری و سلیقہ شعاری ضروری ہے۔ قومیت کی کوئی قید نہیں۔ مفصل حالات کیلئے خط و کتابت م معرفت منیجر صاحب الفضل ہو

محافظ جنین

حب اٹھرا (رجسٹرڈ)

اسقاطِ حمل کا مجرب علاج ہے

جن کے گھر حمل گر جاتے ہیں۔ مردہ بچے پیدا ہوتے ہیں۔ پیدا ہو کر فوت ہو جاتے ہیں۔ اکثر ان بیماریوں کا شکار ہوتے ہیں۔ سبز پیلے دست۔ تپ کھانسی۔ سوکھا۔ ام الصبیان پرچھاواں۔ یا سوکھا۔ بدن پر پھوڑے پھنسی۔ چھالے۔ خون کے دھبے پڑنا۔ دیکھنے میں بچہ موٹا۔ تازہ اور خوبصورت معلوم ہونا بیماری کے معمولی صدمہ سے جان دیدینا بعض کے ہاں اکثر لڑکیاں پیدا ہونا۔ اور لڑکیوں کا زندہ رہنا۔ لڑکے فوت ہو جانا۔ اس مرض کو طبیب اٹھرا اور اسقاط حمل کہتے ہیں۔ اس موذی بیماری نے کروڑوں خاندان بے چراغ و تباہ کر دیئے ہیں۔ جو ہمیشہ ننھے بچوں کے منہ دیکھنے کو ترستے رہے۔ اور اپنی قیمتیں جائدادیں غیروں کے سپرد کر کے ہمیشہ کیلئے بے اولادی کا داغ لے گئے۔ حکیم نظام جان اینڈ سنز شاگرد قبلہ مولوی نورالدین صاحب رض شاہی طبیب سرکار جموں و کشمیر نے آپ کے ارشاد سے ۱۹۱۰ء میں دواخانہ ہذا قائم کیا۔ اور اٹھرا کا مجرب علاج حب اٹھرا رجسٹرڈ کا اشتہار دیا۔ تاکہ خلق خدا فائدہ حاصل کرے۔ اس کے استعمال سے بچہ ذہین خوبصورت تندرست اور اٹھرا کے اثر سے محفوظ پیدا ہوتا ہے۔ اٹھرا کے مریضوں کو حب اٹھرا رجسٹرڈ کے استعمال میں دیر کرنا گناہ ہے۔ قیمت فی تولہ ہے مکمل خوراک گیارہ تولہ ہے۔ یکدم منگوانے پر گیارہ روپے۔ علاوہ محصولڈاک۔

المشتہر حکیم نظام جان اینڈ سنز دواخانہ معین الصحت قادیان

مفرح یاقوتی

شادی ہوگئی؟ یہ مرد و عورت کیلئے تریاقی نہایت تفریح بخش دل کو۔ آپ جو چیز چاہتے ہر وقت خوش رکھنے والی دماغی قلبی اور عصبی کمزوری کیلئے ایک لاثانی چیز ہے۔ اس سے ہیں۔ وہ یہ ہے۔ اولاد کی کثرت ہوتی ہے۔ زندگی کی روح اور جوانی کی جان ہے۔ اسکو آج ہی استعمال کر کے دیکھیئے۔ اور لطف زندگی اٹھایئے۔ عورتوں اور مردوں کے پوشیدہ امراض کیلئے یہ اکسیر چیز ہے۔ حمل میں استعمال کرنے سے بچہ نہایت خوبصورت تندرست اور ذہین پیدا ہوتا ہے۔ اور اللہ کے فضل سے لڑکا ہی ہوتا ہے۔ اس کی پانچ روپیہ قیمت سنکر نہ گھبرایئے۔ نہایت ہی عجیب الاثر تریاقی مفرح اجزا مثلاً سونا عنبر موتی۔ کستوری جدوار اصیل یاقوت مرجان کہربا۔ زعفران ابریشم مقرض کی کیمیاوی ترکیب انگور سیب وغیرہ میوہ جات کا رس مفرح اور مقوی ادویات کی روح نکال کر بنایا جاتا ہے۔ تمام مشہور حکیموں اور ڈاکٹروں کی مصدقہ دوا یہی ہے۔ علاوہ اس کے ہندوستان کے رؤسا امراء و معززین حضرات کے بیشمار سرٹیفکیٹ مفرح یاقوتی کی تعریف و توصیف کے موجود ہیں۔ چالیس سال سے زیادہ مشہور اور ہر اہل و عیال والے گھر میں رکھنے والی چیز ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح اول رض اور تمام اکابرین ملت احمدیہ اس کے عجیب الفوائد اثرات کا اعتراف کرتے ہیں۔ اس کے اندر کوئی زہریلی۔ اور منشی دوا شامل نہیں ہے۔ دنیا بھر میں وہ انسان مفرح یاقوتی استعمال کرتے ہیں۔ جو کمزوری وغیرہ پر فتح حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ اور جن کو جوانی میں خاص زندگی سے لطف اندوز ہونے کی آرزو ہوتی ہے۔ **مفرح یاقوتی** بہت جلد اور یقینی طور پر پٹھوں خون اور اعصاب کو قوت دیتی ہے۔ عورت اور مرد اپنی قوت اور جوانی کو اس کے ذریعہ قائم رکھ سکتے ہیں۔ تمام مفرحات مقویات اور تریاقات کی سرتاج ہے۔

پانچ تولہ کی ایک ڈبیہ صرف پانچ روپے (ﷲ) میں ایک ماہ کی خوراک

دواخانہ مرہم عیسیٰ حکیم محمد حسین بیرون دہلی دروازہ لاہور سے طلب کریں

پیارے دی ہٹی رجسٹرڈ قادیان

میں خالص سونے اور چاندی کے زیورات نئے نئے ڈیزاین کے بکفایت ملتے ہیں۔ نیز آرڈر دینے پر ہر قسم کے زیورات حسب منشاء و حسب وعدہ تیار ہو سکتے ہیں۔ کام نہایت ایمانداری سے ہوتا ہے۔ ہمارے کام کے متعلق **حضرت مرزا بشیر احمد صاحب** کی تصدیق درج ذیل ہے۔

"یہ تصدیق کی جاتی ہے۔ کہ سیٹھ کنہیا لعل صاحب صراف قادیان ہمارے خاندان سے دیرینہ تعلقات رکھتے ہیں۔ اور ہماری جماعت کے ساتھ ان کا اکثر کاروبار رہتا ہے۔ اور جہاں تک مجھے ان کے ساتھ معاملہ پڑا ہے۔ میں نے انہیں ہمیشہ کاروباری لحاظ سے صاف اور دیانتدار پایا ہے۔ ان کی دوکان کا نام سیٹھ کنہیا لعل پیارے لعل صراف قادیان ہے"

ہندوستان اور ممالکِ غیر کی خبریں

کانگرس کیمپ (فیض پور) ۲۸ دسمبر۔ آج رات کے ساڑھے دس بجے کانگرس کا پچاسواں اجلاس ختم ہوگیا۔ اس میں حسب ذیل اہم ریزولیوشن پاس ہوئے (۱) جدید آئین کو مسترد کر دیا گیا۔ (۲) عہدوں کے رد و قبول کے سوال کو انتخابات تک ملتوی کر دیا گیا۔ (۳) بادشاہ کی رسم تاج پوشی میں شرکت نہ کی جائے۔ (۴) یکم اپریل ۱۹۳۷ء کو جبکہ ملک میں جدید آئین نافذ ہوگا۔ ملک بھر میں ہڑتال کی جائے (۵) کانگرس کا آئندہ اجلاس گجرات میں منعقد کیا جائے۔

حیدر آباد (دکن) ۲۸ دسمبر (ایجنسی) حضور نظام دکن نے حال میں ہریجنوں کی تعلیمی ترقی کے لئے تین لاکھ روپیہ کی منظوری دی ہے۔ اس روپے سے ہریجنوں کے لئے دو سو نئے سکول جاری کئے جائینگے۔ اب تک ریاست میں سکولوں کی تعداد ۱۰۱ ہے۔ جس میں ساڑھے تین ہزار بچے تعلیم پا رہے ہیں۔

روما ۲۸ دسمبر۔ ایک اطلاع موصول ہوئی ہے کہ اطالوی جہاز کا بائلر پھٹ جانے سے ۲۰ آدمی ہلاک اور ۱۰۰ زخمی ہوگئے مجروحین میں سے ۳۷ کی حالت نازک ہے کہا جاتا ہے۔ کہ بائلر اس وقت پھٹا جب جہاز سے سامان اتارا جا رہا تھا۔ جہاز اب سمندر کی تہ میں بیٹھ چکا ہے۔

لاہور ۲۸ دسمبر۔ روزنامہ "سیول" لاہور کے ایڈیٹر مسٹر جی ایس راگھوتن حرکت قلب بند ہو جانے سے انتقال کر گئے

ماسکو ۲۸ دسمبر۔ اورن برگ ریلوے کے چار اعلیٰ افسروں کو جن میں سابق وزیر ریلوے یوکرین گورنمنٹ بھی شامل ہے سپریم کورٹ نے ایک سال سے دس سال قید تک کی مختلف المیعاد سزائیں دی ہیں ان کے خلاف انقلاب پسند سرگرمیوں میں حصہ لینے کا الزام ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ انہوں نے سوویٹ ریلوں کو تباہ کر کے حکومت کو زبردست نقصان پہنچایا ہے۔

برلن ۲۸ دسمبر۔ جرمنی کی ایک خبر رساں ایجنسی کا بیان ہے کہ ہسپانیہ کے سرخ جہازوں نے جرمنی کے ایک جہاز پالوس پر قبضہ کر لیا ہے۔ یہ جہاز بلباؤ کے نزدیک ہسپانیہ کے سمندروں میں گھوم رہا تھا۔ ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ اس جہاز کو سرخ جہازوں کے چنگل سے نکال لینے کے ذرائع اختیار کئے جا رہے ہیں۔ چنانچہ جرمن کے جنگی جہاز پوری سرعت رفتار سے بلباؤ کی طرف روانہ ہو رہے ہیں۔

فیض پور ۲۸ دسمبر۔ مسٹر گاندھی نے فیض پور کانگرس میں کل صبح کو جو تقریر کی۔ وہ ۱۹۳۴ء کے بعد جس وقت وہ سیاسیات سے علیحدہ ہوئے تھے۔ پہلی سیاسی تقریر متصور ہوتی ہے۔ مسٹر گاندھی نے ایسوسی ایٹڈ پریس کے نمائندہ سے ملاقات کے دوران میں بیان کیا۔ کہ اگر میری تقریر سے یہ خیال پیدا ہو رہا ہے۔ کہ میں نے سرگرم سیاسیات میں حصہ لینا شروع کر دیا ہے تو یہ افسوسناک بات ہے کیونکہ یہ بات میرے وہم و گمان میں بھی نہیں۔

راولپنڈی ۲۸ دسمبر۔ پبلک ورکس ڈیپارٹمنٹ ہری پور ہزارہ کے دفتر کا ایک حصہ جس میں ملازموں کے رہنے کے کوارٹر اور سٹور ہاؤس بھی شامل ہے ایک خطرناک دھماکہ کے نتیجہ میں مسمار ہوگیا اس عمارت کی چھت اور دیواریں اڑ گئی ہیں تحقیقات پر معلوم ہوا ہے کہ یہ حادثہ بارود وغیرہ کے پھٹ جانے کی وجہ سے ظہور پذیر ہوا جسے سرنگوں وغیرہ کی کھدائی کے لئے استعمال کیا جاتا تھا۔ کسی انسانی جان کے تلف ہونے کی اطلاع نہیں ملی۔

پٹنہ ۲۸ دسمبر۔ اخبار "آزاد" سے حکومت نے دوبارہ ایک ہزار روپے کی ضمانت طلب کی ہے۔

نئی دہلی ۲۸ دسمبر۔ ناگپور ریلوے کی ہڑتال کے متعلق سرکاری اطلاعات سے پتہ چلتا ہے۔ کہ کوچنگ سروس بدستور سابق جاری ہے مال و اسباب اور مسافروں کی نقل و حرکت میں خاطر خواہ ترقی نظر آ رہی ہے

لندن ۲۸ دسمبر۔ حکومت جرمنی کے وزیر داخلہ نے حکم دیا ہے کہ ۱۸ سے ۵۰ سال تک کی عمر کے جرمنوں کو فوجی افسروں کے حکم کے بغیر پاسپورٹ نہ دیا جائے۔

لنڈن ۲۸ دسمبر۔ روزنامہ "ٹائمز" کا نامہ نگار متعینہ جبل الطارق اطلاع دیتا ہے۔ کہ میڈرڈ کے قرب و جوار میں جرمن ہی جرمن نظر آتے ہیں۔ جرمن فوج کو بڑی طیارہ شکن توپوں اور ہوا بازی کی اہم خدمات پر مامور کیا گیا ہے۔ کیڈز میں دس ہزار پیادہ فوج اتری ہے۔ اس وقت طلیطلہ کے تباہ شدہ شہر میں جتنی فوج متعین ہے۔ اس کا نصف حصہ جرمن فوج پر مشتمل ہے۔

پشاور ۲۸ دسمبر۔ سرحد کے قانون حفاظت عامہ کے ماتحت شہر پشاور کے نصف درجن سیاسی کارکنوں پر چند علاقوں میں جانے کے متعلق پابندیاں عاید کر دی گئی ہیں۔

استنبول (بذریعہ ڈاک) جمہوریہ ترکی کی پارلیمنٹ کے اجلاس کا افتتاح کرتے ہوئے وزیر خارجہ نے بحیرہ روم اور سیاسی حالات پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا۔ کہ ہمارا دوسری حکومتوں کے ساتھ کوئی خاص تعلق نہیں ہے۔ یہ ظاہر کر دینا ضروری ہے کہ بحیرہ روم کے ساتھ ترکی کے تعلقات اور مفاد کو کسی طرح بھی نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ اگر دوسری ہمسایہ سلطنتیں اپنی پالیسی تبدیل نہ کریں گی تو دردانیال کا دروازہ ان کے لئے بند کر دیا جائے گا۔

ہانگ کانگ ۲۸ دسمبر۔ سیانفو میں چین جینی لیڈروں کو گرفتار کیا گیا تھا ان میں سے اکثر رہا ہو چکے تھے۔ اب باقی لیڈروں کو بھی رہا کر دیا گیا ہے۔

کانپور ۲۸ دسمبر۔ ۴۰ دن کی متواتر ہڑتال کے بعد ایک مقامی کارخانہ کے دو ہزار ملازمین نے کام شروع کر دیا ہے اور کارخانہ کے مالکوں نے مزدوروں کی پیش کردہ کئی شرائط کو منظور کر لیا ہے

میلبورن ۲۸ دسمبر جاپان اور آسٹریلیا میں ایک نیا تجارتی معاہدہ ہوا ہے۔ اس کی مدت اٹھارہ ماہ رکھی گئی ہے اس کی رو سے ۰۰۰،۲۵۰،۱ مربع گز جاپانی نقلی ریشم آسٹریلیا میں درآمد کیا جائیگا۔ اسکے بدلہ میں جاپان آسٹریلیا کی اون ۸ لاکھ گٹھے خریدیگا۔ دونوں ملکوں نے فیصلہ کیا ہے کہ دوسری اشیاء کی درآمد و برآمد پر سے بھی پابندیاں اٹھا لیں۔

امرتسر ۲۹ دسمبر۔ گیہوں حاضر ۳ روپے ۲ آنے ۹ پائی سے ۳ روپے ۶ آنے تک۔ نخود حاضر ۲ روپے مہنگے۔ کھانڈ دیسی ۷ روپے سے ۸ روپے تک۔ کپاس ۶ روپے ۲ آنے روئی ۱۵ روپے ۹ آنے۔ ململ ملا ۲۷ و ۲۰ گز ۳ روپے ۱۴ آنے ۶ پائی۔ ململ ۱۲ روپے ۱۳ آنے ہے۔

لنڈن ۲۹ دسمبر۔ میڈرڈ سے برطانوی سفارت خانہ کو ویلنشیا میں منتقل کر دیا گیا ہے۔ جس کی وجہ یہ ہے کہ میڈرڈ میں حکومت کے دوبارہ قیام کی جلد توقع نہیں کی جا سکتی۔ تمام پناہ گزینوں کو مطلع کر دیا گیا ہے۔ کہ وہ سفارت خانہ کی عمارت خالی کر دیں۔

برلن ۲۹ دسمبر۔ باخبر نمائندوں کا بیان ہے کہ جرمن جنگی جہاز پوری عجلت سے جرمن جہاز "پالوس" کی واگذاری کے لئے بلباؤ کی طرف روانہ ہو گئے ہیں اس وقت تک ۶ سے ۹ تک جرمنی جنگی جہاز ہسپانوی سمندر میں پہنچ چکے ہیں۔ جرمن مشن کا قائد اعظم متعینہ برگوس حال ہی میں جرمنی واپس آیا ہے۔ اور اس نے ہر ہٹلر کو بتایا ہے کہ ہسپانیہ میں جنرل فرانکو کو کامیاب بنانے کے لئے سا ٹھ ہزار سپاہیوں کی ضرورت ہے۔ نازیوں کی خواہش ہے کہ یہ کمک فوراً بھیج دی جائے

سکندر آباد ۲۹ دسمبر (ایجنسی) حضور نظام کی حکومت کا ایک ... کہ اقتصادی ادبار کے پیش نظر حکومت نے حضور نظام کے پاس سفارش کی تھی کہ فصل ربیع کے مالیہ میں ... تخفیف کر دی جائے۔ چنانچہ حضور نظام نے ایک فرمان کے ذریعہ اعلان کیا ہے کہ زمینداروں کو ہر قسم کی کاشت پر ۲ روپیہ مالیہ کی معافی دیدی گئی ہے۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور دفتر الفضل قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ غلام نبی

ذکر حبیب علیہ السلام

یعنی

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عہد مبارک کی باتیں

۱۷۔ امر خلافت کا متکفل خدا ہے

۱۹۰۱ء کا واقعہ ہے۔ ایک صاحب نے لکھنؤ سے یہ سوال کیا۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنا کوئی جانشین کیوں منتخب نہ کیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کے جواب میں فرمایا:

"میرے نزدیک اب یہ بحث ہی فضول ہے۔ اس وقت نہ حضرت ابوبکر زندہ ہیں اور نہ حضرت علی رض وہ دور گزر گیا۔ اب تو یہ تحقیقات چاہیئے۔ کہ اب خلافت کا کون مستحق ہے۔ قرآن شریف میں خلافت کے بارے میں صریح پیشگوئی ہے۔ اس کے موافق ہونا ضروری تھا۔ اور پیشگوئیوں کے امر میں رسول کو دخل دینے کی کیا ضرورت تھی۔ خدا اس کا متکفل تھا جیسا کہ سورۂ نور سے سمجھا جاتا ہے"

مفتی محمد صادق ۳۰ دسمبر ۱۹۳۶ء

حلقہ تحصیل گورداسپور کے متعلق

ضروری اعلان

تحصیل گورداسپور و تحصیل پٹھانکوٹ کے حلقہ کی طرف سے چودہری سلطان ملک صاحب ذیلدار ڈیریوالہ پنجاب اسمبلی کے لئے بطور امیدوار کھڑے ہیں۔ اور جماعت احمدیہ کی طرف سے ان کی امداد کا وعدہ کیا گیا ہے۔ لہذا ان ہر دو تحصیلوں کے جملہ احمدی ووٹران کو اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ وہ نہ صرف خود چودہری سلطان ملک صاحب کے حق میں رائے دیں۔ بلکہ ان کے حق میں دوسروں کی امداد حاصل کرنے کے واسطے بھی پوری پوری کوشش کریں:

نیز اس موقعہ پر احباب تک پھر یہ بات پہونچائی جاتی ہے۔ کہ حلقہ تحصیل ہم بٹالہ میں چودہری فتح محمد صاحب سیال ایم۔ اے امیدوار کے طور پر کھڑے ہیں۔ پس تحصیل بٹالہ اور اس کے ملحقہ علاقہ کے دوستوں کو چاہیئے۔ کہ وہ چودہری فتح محمد صاحب سیال کے حق میں پوری پوری کوشش کریں۔ یہ ایک نہایت اہم معاملہ ہے لہذا دوستوں کو چودہری فتح محمد صاحب کی کامیابی کے لئے اپنی انتہائی کوشش اور جدوجہد سے کام لینا چاہیئے

ناظر اعلےٰ

تبلیغ کے متعلق ایک ضروری اعلان

ایسے دیہات اور چھوٹے چھوٹے گاؤں جو شہر دہلی سے دور یا نزدیک ہوں۔ اور ان میں ایک عرصہ سے کوئی مبلغ نہ پہونچا ہو وہاں کی جماعتیں مہربانی کر کے جلد دفتر دعوۃ وتبلیغ میں اطلاع دیں:

ناظر دعوۃ وتبلیغ قادیان

جذبۂ عشق کا اظہار

خواجہ غلام نبی صاحب مہجور غیر مبایعین میں ایک سرکردہ اور مشہور فروختے جال میں خدا تعالےٰ نے ان کو بھی اور کئی ایک سعید الفطرت اصحاب کی طرح حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی بیعت کا شرف بخشا۔ اور جماعت احمدیہ کے سالانہ جلسہ پر انہوں نے نہایت مختصر مگر بے حد موثر طریق سے حسب ذیل نظم میں اپنے جذبات کا اظہار کیا:

دل میں اپنے جذبۂ عشق نبی پاتا ہوں میں
رخصت اے لاہور سوئے قادیاں جاتا ہوں میں

اے پیامی تو مری بیعت سے کیوں حیراں ہوا
سامنے تیرے مثال آئینہ آتا ہوں میں

شاید آجائیں نقائص کچھ تجھے اپنے نظر
اسلئے تصویر تیری تجھکو دکھلاتا ہوں میں

بغض ہے تجھ کو امیر المومنیں کی ذات سے
چھوڑ دے اسکو خدارا تجھکو سمجھاتا ہوں میں

میرے آقا کی قدم بوسی کو آجائیں گے وہ
جنکی تصویروں میں کچھ رنگ وفا پاتا ہوں میں

کرلیا میں نے مقدم قادیاں لاہور پر
اس جگہ امواج انوار خدا پاتا ہوں میں

سامنے رکھتا ہوں لاخوف علیھم کے حروف
احمدی ہوں لشکر باطل سے ٹکراتا ہوں میں

نذر کچھ لایا نہیں میں جز دل درد آشنا
اے مرے پیارے کے پیارے تم سے شرماتا ہوں میں

یا الٰہی تیری دنیا بن گئی ہے سومنات
شکر ہے پھر بت شکن محمود کو پاتا ہوں میں

یاد کرلیتا ہوں دل میں آیۂ لاتقنطوا
جبکہ بار کثرت عصیاں سے گھبراتا ہوں میں

کیا عجب مقبول ہوجاؤں نگاہ خاص میں
گو زبان خلق سے مہجور کہلاتا ہوں میں

گمشدہ بٹوا مل گیا

۲۹ دسمبر بعد دوپہر کی گاڑی سے ایک ضعیف العمر دوست جو کہ وزیرآباد جا رہے تھے۔ ان کا بٹوا معہ ٹکٹ اور نقدی کے ریلوے سٹیشن پر گر گیا۔ ہم نے اس وقت ان کو نیا ٹکٹ خرید دیا۔ اور وہ روانہ ہو گئے۔ لیکن شام کے قریب بٹوا معہ نقدی ٹکٹ مل گیا۔ لہذا بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ جس صاحب کا ہو وہ ناظر صاحب ضیافت کو ضروری کوائف لکھ کر بٹوا وصول فرالیں۔ منتظم استقبال سٹیشن قادیان

اعلانات نکاح

(۱) مرزا حبیب احمد صاحب ولد مرزا فضل بیگ صاحب آف مالیر کوٹلہ کا نکاح مسماۃ حمیدہ انور صاحبہ بنت ڈاکٹر مرزا عبدالکریم صاحب ریٹائرڈ قادیان سے بعوض پانچ صد روپیہ مہر بتاریخ ۲۸ دسمبر ۱۹۳۶ء حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے مسجد مبارک میں پڑھا۔ اللہ تعالےٰ طرفین کے لئے یہ تعلق مبارک کرے آمین

خاکسار مرزا سلطان احمد مالیر کوٹلہ

(۲) میری لڑکی زرینہ بیگم کا نکاح میاں محمد ابو رشید صاحب بھاگلپوری کے ساتھ تین ہزار روپیہ مہر پر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے مورخہ ۲۴ دسمبر ۱۹۳۶ء پڑھا۔ احباب دعا کریں خدا تعالےٰ اس رشتہ کو ہر طرح مبارک کرے۔ خاکسار محمد عیسےٰ بھاگلپوری

(۳) مسماۃ رشیم بی بی صاحبہ ہمشیرہ غلام احمد صاحب اوجلہ ضلع گورداسپور کا نکاح میاں محمد رمضان صاحب ڈرائیور ملٹری چک لالہ پسر حکیم مولا بخش صاحب موضع چانگریاں ضلع سیالکوٹ سے بعوض مہر پانصد روپیہ مولانا سید محمد سرور شاہ صاحب نے مورخہ ۲۷ دسمبر مسجد مبارک میں پڑھا۔ ناظر امور عامہ قادیان

(۴) عائشہ بی بی صاحبہ بنت مولوی قمرالدین صاحب ساکن کھارا ضلع گورداسپور کا نکاح محمد شریف ولد فضل الدین صاحب ساکن نواں پنڈ متصل قادیان سے بعوض مبلغ ۲۰۰ روپیہ مہر ۲۹ دسمبر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے پڑھا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ یہ نکاح جانبین کے لئے مبارک کرے

خاکسار مستری علم دین

(۵) چودہری محمد حنیف خان صاحب ایمن آبادی کا نکاح عزیزہ حنیفہ بیگم صاحبہ بنت ماسٹر رحمت اللہ صاحب مدرس جالندھر کے حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے مورخہ ۴ اکتوبر ۱۹۳۶ء مسجد مبارک میں ایک ہزار روپیہ مہر پر پڑھا۔ اور رخصتانہ ۲۵ دسمبر کو ہوا۔ احباب اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے متعلق دعا فرمائیں

خاکسار محمد الدین تھانہ مغل پورہ لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان مورخہ ۱۷ شوال سنہ ۱۳۵۵ھ

جماعت احمدیہ کا نہائت شاندار سالانہ اجتماع

قادیان کے متعلق قادرِ مطلق کے وعدوں کا ایفا

جماعت احمدیہ کا وُہ مبارک اجتماع جس کی بُنیاد خدا تعالے نے اپنے مرسل اور مامور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ رکھائی۔ ایک بار پھر نہایت شاندار کامیابی کے ساتھ سرانجام پذیر ہوا۔ اور ہر اس انسان کے قلب پر ایک گہرا نقش چھوڑ گیا۔ جس نے اس کا نظارہ کیا۔ شدید سردی کے ایام میں دور دراز سے سفر کر کے نہ صرف اکیلے مردوں کا تشریف لانا۔ بلکہ خواتین اور چھوٹے چھوٹے بچوں کو بھی ساتھ لانا۔ اور پھر رہائش۔ اور کھانے پینے کے متعلق کسی تکلیف کی کوئی پروا نہ کرنا۔ بلکہ خوشی محسوس کرنا جماعت احمدیہ کے سالانہ جلسہ کی ایک ایسی خصوصیت ہے۔ جس کا کسی اور جگہ پایا جانا محال ہے ؛؛

ایک چھوٹے سے قصبہ میں ۲۵-۲۶ ہزار نفوس کی رہائش اور کھانے کا انتظام اور وُہ بھی اس پابندی اور احتیاط کے ساتھ کہ تقریریں سننے کے لئے ہر وقت جلسہ گاہ میں پہونچ سکیں۔ کوئی معمولی بات نہیں۔ پھر اگر باہر سے تشریف لانے والے اصحاب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بستی کے انوار۔ حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے فیوض اور دیگر رُوحانی برکات میں سراسر مگن نہ ہوں۔ تو بھی انتظامات [illegible] بڑھ جائیں۔ لیکن ایک طرف کارکنوں کا اخلاص و محبت اور دوسری طرف مہمانوں کا والہانہ طریق عمل تمام مشکلات کو آسانیوں میں تبدیل کر دیتا ہے۔ اور ہر چند خدا تعالےٰ کا فضل ہی فضل ٹھاٹھیں مارتا ہُوا نظر آتا ہے ؛؛

اگرچہ ہر سالانہ جلسہ میں گزشتہ جلسہ کی نسبت مہمانوں کی تعداد زیادہ ہوتی ہے۔ لیکن اب کے یہ زیادتی خاص طور پر نمایاں تھی۔ اور باوجود اس کے کہ حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ نے جلسہ گاہ کو منتظمین کے اندازہ سے بھی زیادہ وسیع کرا دیا تھا۔ پھر بھی جائے تنگ است و مردمان بسیار کا نظارہ تھا۔ اور نماز کے وقت یا پھر جلسہ ختم ہونے پر تو مخلوق خدا کا اتنا بڑا انبوہ ہوتا تھا۔ کہ جدھر نظر دوڑاؤ آدمی ہی آدمی نظر آتے تھے ؛؛

غرض گزشتہ ہفتہ جس کے اثرات ابھی تک باقی ہیں۔ سرزمین قادیان کے لئے ایک غیر معمولی ہفتہ اور ہر احمدی کے لئے نہایت ہی ایمان افزا۔ اور رُوح پرور ہفتہ تھا۔ جو قادرِ مطلق کے ان وعدوں کے پُورے ہونے کا ثبوت پیش کر رہا تھا۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اس وقت کئے گئے۔ جبکہ قادیان میں بھی چند گنتی کے ہی انسان آپ کو جانتے تھے۔ اور قادیان ایک نہایت ہی گمنام بستی تھی ؛؛

احرار جن کو اپنی کثرت کا گھمنڈ تھا اور ان کے مددگار جنہیں اپنی طاقت۔ اور قوت کا ناز تھا۔ جماعت احمدیہ کو قلیل اور کمزور سمجھ کر اس پر جس زور و شور کے ساتھ چل پڑے۔ اسے کون نہیں جانتا۔ تمام طاقتیں احمدیت کی مخالفت میں متحد ہو گئیں۔ بعض سرکاری حکام نے احرار کو ہر ممکن امداد دی سکھوں نے انکی پیٹھ ٹھونکی۔ آریوں نے انکی مدد کی حتیٰ کہ غیر مبائعین بھی اس موقعہ کو غنیمت سمجھ کر جلے دل کے پھپھولے پھوڑنے سے باز نہ رہ سکے۔ غرض سب نے مل کر حملہ کیا۔ اور ساتھ ہی دعوےٰ کیا۔ کہ وُہ احمدیت کو مٹا کر چھوڑیں گے لیکن دُنیا نے دیکھ لیا۔ بلکہ خود معاندین نے دیکھ لیا۔ کہ ان کی مجموعی طاقت جماعت احمدیہ کو نہ صرف پراگندہ کرنا تو درکنار اسے اتنا بھی نقصان نہیں پہونچا سکی۔ بلکہ اس میں قربانی اور ایثار۔ فداکاری۔ اور جاں نثاری کا جذبہ پہلے سے زیادہ پیدا کر دینے کا موجب بن چکی ہے۔ اور جلسہ سالانہ کے اجتماع نے اس بات کا چمکتا ہُوا ثبوت پیش کر دیا ہے ؛؛

ہم ان تمام افراد کو جو ہر قسم کی تکلیف برداشت کر کے جلسہ سالانہ میں شامل ہُوئے مُبارک باد کہتے ہیں کہ وُہ نہ صرف خود رُوحانی فیوض سے بہرہ ور ہُوئے۔ بلکہ انہوں نے قادیان کے سالانہ اجتماع کو نہایت شاندار بنا کر معاندین پر واضح کر دیا۔ کہ وُہ بستی جس کو خدا تعالےٰ نے برکات و انوار کی مورد بنایا ہے۔ اسے کوئی طاقت ہرگز نقصان نہیں پہونچا سکتی۔ وُہ روز بروز بڑھے گی۔ ترقی کرے گی۔ اور اس شان کو پہونچ جائے گی۔ جس کی اطلاع خدا تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ دی ہے۔ اس کا ثبوت اگرچہ ہر روز مل رہا ہے۔ لیکن جلسہ سالانہ پر جو ثبوت پیش ہوتا ہے۔ وُہ ناقابل انکار ہے کاش ظلمت میں بھٹکنے والے لوگ اس سے فائدہ اٹھائیں۔

عیسائیت سے بے اعتنائی پر پادریوں کو اضطراب

عیسائیت کی ناقابل عمل اور غیر فطری تعلیم کو عیسائی دُنیا ذہنی طور پر تو دیر ہوئی۔ خیر باد کہہ چکی ہے۔ لیکن کچھ عرصہ سے عملی طور پر بھی اس کی کھلم کھلا خلاف ورزی کر رہی ہے۔ چنانچہ عیسائی حکومتیں قوانین شادی اور طلاق رائج کر کے عملی رنگ میں اس امر پر مہر تصدیق ثبت کر چکی ہیں۔ کہ عیسائیت ایک مُردہ اور بے جان مذہب ہے۔ اور اس میں اب زندگی کی کوئی جھلک بھی باقی نہیں۔ ڈیوک آف ونڈسر سابق شاہ انگلستان کی تخت برطانیہ سے دستبرداری جن حالات کے ماتحت عمل میں آئی۔ اور برطانیہ کی پبلک نے جس رنگ میں ان کی تائید کی ہے۔ اس سے ظاہر ہے۔ کہ اہلِ انگلستان کی اکثریت چرچ کو جسم بے جان قرار دے چکی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آقایانِ چرچ مضطربانہ طور پر "دعوتِ مذہب" دے رہے ہیں۔ چنانچہ انگلستان کے لاٹ پادری یعنی آرچ بشپ آف کنٹربری نے کرسمس کے موقعہ پر اپنی ایک براڈ کاسٹ تقریر میں اہلِ انگلستان کو "مذہب کی دعوت" ان الفاظ میں دی ہے۔ کہ :-

"جس طرح سب سے پہلے یوم کرسمس کو مسیح کے لئے سرائے میں کوئی جگہ نہ تھی۔ اسی طرح آج بھی اس کے لئے زمانۂ حاضرہ کے شور و شغب میں کوئی جگہ نہیں"

پادری صاحب نے اپنی حالتِ کیفیتِ اضطراب کے ماتحت ایک بہت بڑی حقیقت کا اظہار کیا ہے۔ کاش وہ اس کی وجوہات پر بھی غور کریں۔ عیسائیت سے لوگ اس لئے متنفر ہو رہے ہیں۔ کہ اس کی تعلیم مردہ اور ناقابل عمل ہے۔ اور اب نہ پاپائے روم اس کے مُردہ جسم میں رُوح ڈال سکتے ہیں اور نہ آرچ بشپ آف کنٹربری ؛؛

صداقت اسلام کے معجزات

جناب قاضی محمد اسلم صاحب ایم۔اے کی تقریر

۲

جب ہم قرآنی معجزات پر غور کرتے ہیں۔ اور اس بات کی کوشش کرتے ہیں کہ ان معجزات کو ان کی عظمت کے لحاظ سے تقسیم کریں۔ تو ان افراط پسندوں کی حالت پر اور بھی رحم آتا ہے۔ کہ کس طرح انہوں نے اپنی نادانی سے قرآن شریف کی سچی عظمت کے سمجھنے سے اپنے آپ کو محروم کر لیا ہے۔ بانی سلسلہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قرآنی معجزات کی ایک لطیف تقسیم فرمائی ہے۔ حضور شق القمر کے معجزہ پر ایک آریہ کے اعتراض کا جواب دیتے ہوئے فرماتے ہیں۔ اگر بفرض محال اہل اسلام تاریخی طور پر اس معجزہ کو ثابت نہ بھی کر سکیں۔ تو یہ ایسا ہی ہے کہ کسی کی بیس کروڑ جائداد میں سے ایک پیسے کا نقصان ہو جائے۔ قرآنی معجزات صرف شق القمر کی قسم کے معجزات نہیں ہیں۔ بلکہ چار قسم کے ہیں۔ (۱) معجزات عقلیہ (۲) معجزات علمیہ (۳) معجزات برکات روحانیہ جن کو اختصار سے معجزات تاثیری بھی کہہ سکتے ہیں (۴) معجزات تصرفات خارجیہ۔ عام لوگ جن کی نظر سطحی ہوتی ہے۔ معجزات خارجیہ کو سب سے زیادہ وقیع اور اہم سمجھتے ہیں۔ حالانکہ سوچنے کا مقام ہے کہ ایسے خارجی تصرفات کا قرآن شریف کے عقلی علمی اور روحانی اعجاز کے مقابلہ میں کیا پایہ ہے؟

خارجی تصرفات

ہمارا ایمان ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ہاتھوں پر جیسا کہ قرآن شریف اور صحیح روایات میں مذکور ہے۔ خدا تعالےٰ نے کئی خارجی تصرفات دکھائے۔ شق القمر والا معجزہ ایسے ہی تصرفات میں سے ہے پھر مکہ میں جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی دعا سے اور آپ کی پیشگوئی کے مطابق ایک سخت قحط سات برس تک رہا اور جس کے دوران میں اہل مکہ نے ہڈیاں تک پیس کر کھائیں۔ یہ بھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے خارجی معجزات میں سے ایک معجزہ ہے۔ پھر خدائی وعدہ کے مطابق آپ کا اپنے دشمنوں کے متواتر منصوبوں سے محفوظ رہنا اور خصوصاً ہجرت کی صبح کو جبکہ کفار نے ہر قبیلہ کے دو دو نمائندوں کو بھیجکر آپ کے گھر کا احاطہ کر لیا تھا۔ اور آپ کے قتل کا پکا ارادہ کر لیا تھا۔ آپ کا سلامتی سے ان کی آنکھوں میں خاک ڈال کر نکل جانا آپ کے خارجی معجزات میں سے ہے۔ پھر آپ کا تعاقب کرنے والوں کا غار ثور سے یونہی واپس آ جانا جس کے مونہہ تک کھوجی ان کو لے گئے تھے۔ اور آپ کا مع اپنے رفیق حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے اس کے اندر محفوظ رہنا آپ کے خارجی معجزات میں سے ہے۔ ایسا ہی بدر کے مقام پر آپ کے تھوڑے سے بے سروسامان صحابہ کا کفار کے ایک جرار لشکر پر فتح پانا اور ان کے بڑے بڑے سرداروں کا مطابق پیشگوئی کے اور باوجود مخالف حالات کے میدان جنگ میں ڈھیر ہو جانا آپ کے خارجی معجزات میں سے ہے۔ پھر بے شمار ایسے معجزات ہیں جو آپ نے دکھائے۔ لیکن ان سب سے بڑھ کر عظمت ان معجزات کی ہے۔ جو قرآن شریف کے ذاتی خصائص کے متعلق ہیں۔ اور جو اپنے دوام اور استقلال کے لحاظ سے ایسی چٹانوں کی طرح ہیں جو کبھی نظر سے اوجھل نہیں ہو سکتیں۔

قرآن کی عقلی علمی اور روحانی برکتیں

شق القمر، ہجرت اور بدر کے عجائبات اب تاریخ کے پردے میں ہیں۔ لیکن قرآن شریف کی ذاتی خاصیتیں ایک کھلی کتاب کی طرح ہمیشہ ہمارے سامنے ہیں اور اس کی عقلی علمی اور روحانی برکتوں کا مشاہدہ ہر زمانہ میں ہو سکتا ہے۔ قرآن شریف نے وجود باری اور صفات باری کے متعلق لطیف عقلی دلائل پیش کئے ہیں۔ پھر تمام وہ علوم بیان کئے ہیں۔ جو انسان کی جسمانی اخلاقی اور روحانی ترقی کے لئے ضروری ہیں۔ فطرت انسانی کے متعلق تمام نکات و لطائف نفس انسانی میں نیکی اور بدی کے محرکات بدی کے محرکات کی روک تھام اور نیکی کے محرکات کے بڑھاؤ اور کئی اس قسم کے علوم جو انسان کی انفرادی اور سوشل زندگی دونوں کے متعلق ہیں بیان کئے ہیں۔ اور اس پر طرفہ یہ کہ ہر زمانہ کی ضروریات کے مطابق اسی ایک کتاب میں تعلیمیں موجود ہیں۔ چنانچہ آجکل جبکہ باقی دنیا اپنی اخلاقی۔ اقتصادی۔ تمدنی اور سیاسی مشکلات سے عاجز آ چکی ہے۔ قرآن شریف ہی ایک ایسی کتاب ہے جو ان تمام مشکلات کی تشخیص اور پھر ان کا علاج پیش کر رہی ہے

قرآن شریف کے علمی معجزہ کی اہمیت

قرآن شریف کے علمی معجزہ کے متعلق شاید بعض لوگ افلاطون اور ارسطو کو پیش کریں۔ لیکن ان کو یاد رکھنا چاہیئے کہ یہ لوگ ایک علمی زمانہ میں اور ایک علم دوست قوم میں پیدا ہوئے تھے۔ اور ایک دوسرے سے سیکھتے چلے آئے تھے۔ پھر ان کو اپنے انفرادی عظمت کا بیشتر کوئی دعوےٰ نہ تھا۔ اور نہ ہی ان کے پاس کوئی تائیدی نشانات تھے جو مخالف حالات میں ظاہر ہوئے ہوں۔ اس کے مقابلہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک امی محض جو ایک تاریک زمانہ میں اور تاریک ملک میں پیدا ہوئے۔ کسی مکتب میں نہ پڑھے اور نہ ہی کبھی علمی درس میں شامل ہوئے ایسے شخص کے ذریعہ سے ایک ایسے علمی خزانہ کا ظاہر ہونا جو ہر زمانہ میں نئے سے نئے جوہر نکال کر دنیا کو مالا مال کرنے کی اہمیت رکھتا ہے ایک ایسا معجزہ ہے جس کی نظیر نہ کبھی پہلے ہوئی نہ آئندہ ہوگی۔

قرآن کریم کی روحانی تاثیر

پھر قرآن شریف کی روحانی تاثیر بھی کچھ کم معجزہ نہیں۔ وہ قوم جو اخلاقی اور مدنی زندگی کے ابتدائی احساس سے بھی عاری تھی۔ ایک با اخلاق اور بھیمہ باخدا قوم بن کر ساری دنیا کی استاد بن گئی۔

یہ ہیں قرآن اور اسلام کے مستقل اور دائمی معجزے جن کی اسلام کے نادان دوستوں کو کچھ خبر نہیں۔

اسلامی اور قرآنی معجزات کا موجودہ زمانہ میں ظہور

اب سوال صرف یہ رہ جاتا ہے۔ کہ کیا قرآن اور اسلام کے ان دائمی معجزات کا عملی ظہور اس زمانہ میں ہو سکتا ہے؟ اس سوال کا ذکر میں پہلے کر چکا ہوں۔ اور جواب دے چکا ہوں کہ یہ نہ صرف ہو سکتا ہے۔ بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خلفاء کے ذریعہ ہو رہا ہے۔ اور سلسلہ احمدیہ کی یہی علت غائی ہے کہ اسلام کے دائمی معجزات کا عملی ظہور اس زمانہ میں دکھائے اب تکرار سے کہتا ہوں۔ کہ یہ بڑا معقول اور ضروری سوال ہے۔ اور بغیر اس کے کہ ہم اس سوال کا جواب انشراح اور یقین کے ساتھ ہاں میں دے سکیں اسلام کی زندگی ثابت کرنی ایک محال امر ہے۔

ہمارے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زندگی میں ہزاروں خارجی تصرفات خدا تعالےٰ نے آپ کی تائید میں دکھائے۔ لیکن آپ کے منکرین یہی کہتے رہے۔ کہ ہمارے بزرگوں کی زندگیوں میں بھی ایسے ہی بلکہ ان سے بڑھ کر خارجی تصرفات خدا نے دکھائے تھے۔ قرآن شریف آج بھی اپنے عقلی معجزوں سے بھرا پڑا ہے۔ لیکن جب تک ان کو کوئی دکھانے والا نہ ہو اندھی دنیا کیسے قائل ہو سکتی ہے۔ اور کیسے ان سے فائدہ اٹھا سکتی ہے۔ قرآن شریف میں آج بھی علمی خزانے موجود ہیں۔ لیکن جب تک کوئی سچا قدردان ان کی قدر نہ کرائے۔ ناقدر شناس دنیا کیسے ان خزائن کی طرف متوجہ ہو سکتی ہے۔ قرآن شریف کی روحانی تاثیر آج بھی ویسی ہی قوی ہے جیسی کہ پہلے تھی۔ لیکن جب تک محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ہی کوئی شاگرد قرآنی تعلیمات کا عملی نمونہ بن کر ہم میں نہ آئے۔ ہم خالی کتاب سے کیا سمجھیں گے۔ کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہمیں کس قسم کے انسان بنانا چاہتے تھے۔ اور آپ کی شاگردی میں رہ کر انسان کیا کمال حاصل کر سکتا ہے؟

پس ضروری تھا۔ کہ ہمارے زمانہ میں قرآن شریف کے تمام معجزات کا عملی ظہور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ایک ممتاز شاگرد کے ذریعہ ہوتا۔ اور آج کی دُنیا جو جہالت تاریکی۔ اور روحانی پستی میں بُری طرح گھری ہوئی ہے۔ پھر اپنے رب کی شناخت کر سکتی۔ اور پھر اس کے رسُول کی عقلی علمی اور روحانی برکات سے مالا مال ہو سکتی۔ اگر ایسا نہ ہوتا۔ تو دُنیا اسلامی معجزات کو بھی ایک قصۂ ماضی سمجھ کر بھلا بیٹھتی۔ اور محمد رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی قوتِ قدسی بھی ایک خواب بن جاتی۔ پس ہم اپنے رب کے حضور سجدۂ شکر بجا لاتے ہیں۔ کہ اس نے عین وقت پر رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ایک شاگرد اور نائب کو دُنیا میں بھیجا۔ اور اس کے ہاتھوں وُہ تمام معجزات دکھلائے۔ جنہیں دُنیا قصہ ماضی سمجھتی تھی۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ اسلامی معجزات

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی میں خدا تعالےٰ نے خارجی تصرفات بھی دکھلائے۔ آپ کے کپڑوں پر غیب سے سُرخ چھینٹے پڑے۔ جو خود خدا تعالےٰ نے گویا اپنے قلم سے چھڑکے تھے۔ آپ کی حفاظت بھی خدا تعالےٰ نے اپنے وعدہ کے مطابق کی۔ آپ کو بھی دشمنوں کے شر سے بچایا۔ آپ کو بھی مخالف حالات میں ترقی دی۔ اور پھر آپ کو بھی عقلی۔ علمی۔ اور تاثیری معجزات دیئے۔ آپ نے دُنیا بھر کو اپنے اعجازی قصائد کی مثل لانے کا چیلنج دیا۔ آپ نے قرآن شریف سے دوسروں کے مقابلہ میں نئے سے نئے علوم اور معارف نکالنے کا چیلنج دیا۔ اور آپ نے اپنی رُوحانی تاثیر سے اور خدا کے فضل سے ایک ایسی جماعت طیار کی۔ جو اسلام کے لئے ہر قربانی پیش کرنے کے لئے طیار ہے۔ چنانچہ آپ نے ساری دُنیا کو للکار کر کہا:-

"میں سچ سچ کہتا ہوں۔ کہ زمین پر وُہ ایک ہی کامل گزرا ہے۔ جس کی پیشگوئیاں اور دعائیں قبول ہونا۔ اور دوسرے خوارق کا ظہور میں آنا ایک ایسا امر ہے۔ جواب تک امت کے سچے پیرووں کے ذریعہ سے دریا کی طرح موجیں مار رہا ہے۔ بجز اسلام وُہ مذہب کہاں۔ اور کدھر ہے۔ جو یہ خصلت اور طاقت اپنے اندر رکھتا ہو۔ اور وہ لوگ کہاں۔ اور کس ملک میں رہتے ہیں جو اسلامی برکات اور نشانوں کا مقابلہ کر سکتے ہیں"۔

پھر فرمایا:-

"مذہب وُہی مذہب ہے جو زندہ مذہب ہو۔ اور زندگی کی رُوح اپنے اندر رکھتا ہو۔ اور زندہ خدا سے ملاتا ہو۔ اور میں صرف یہی دعوےٰ نہیں کرتا۔ کہ خدا تعالےٰ کی پاک وحی سے غیب کی باتیں میرے پر کھلتی ہیں۔ اور خارق عادت امر ظاہر ہوتے ہیں۔ بلکہ یہ بھی کہتا ہوں۔ کہ جو شخص دل کو پاک کرکے اور خدا اور اس کے رسُول پر سچی محبت رکھ کر میری پیروی کرے گا۔ وُہ بھی خدا تعالےٰ سے یہ نعمت پائے گا۔ مگر یاد رکھو۔ کہ تمام مخالفوں کے لئے یہ دروازہ بند ہے۔ اور اگر دروازہ بند نہیں ہے۔ تو کوئی آسمانی نشانوں میں مجھ سے مقابلہ کرے۔ اور یاد رکھیں۔ کہ ہرگز نہیں کر سکیں گے۔

پس یہ اسلامی حقیقت اور میری حقانیت کی ایک زندہ دلیل ہے"!!

اُردُو کا آئندہ مرکز قادیان ہوگا

اُردو زبان کو دہلی اور لکھنؤ کے ساتھ جو وابستگی ہے۔ اس میں کسی کو چُون و چرا کی گنجائش نہیں۔ لیکن زمانۂ حال میں ریاست حیدر آباد دکن اور صوبۂ پنجاب کی خدمات اُردو کے لئے کسی لحاظ سے کم نہیں۔ تحریر اور تقریر میں لاہور اُردُو کی خدمت میں قابلِ تعریف حیثیت رکھتا ہے وہاں پر کمی صرف یہ ہے۔ کہ روزانہ بول چال میں اردُو مروج نہیں ہے شک بعض انجمنیں ایسی قائم ہو چکی ہیں۔ جن کا مقصد لاہور میں اردو زبان کو روزانہ بول چال میں مروّج کرنا ہے۔ لیکن بمشکل ان انجمنوں کے ممبر ہی اپنے مقصد کو پیشِ نظر رکھتے ہیں۔ باقی تمام شہر اس طرف توجہ کرنے کے لئے تیار معلوم نہیں ہوتا۔ لاہور سے جو بے شمار اردو اخبارات شائع ہوتے ہیں۔ ان میں مسلم اخبارات کی زبان نہایت شستہ ہے۔ ادبی رسائل میں "ہمایوں۔ نیرنگ خیال۔ ادبی دُنیا" وغیرہ قابلِ تعریف خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ تقاریر بھی لاہور میں کافی حد تک اردو میں ہوتی ہیں۔ لیکن حقیقت یہ ہے۔ کہ اب اور زمانہ مستقبل کے لئے اُردو کا مرکز قادیان بن رہا ہے۔ جہاں رات دن اُردو کا چرچا ہے۔

پہلے تحریر کو لیجئے۔ سیدنا و مولانا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی اسّی کے قریب کتب میں سے اکثر اردو میں تصنیف فرما کر اُردو کو عربی کی طرح ایک غیر فانی زبان بنا دیا ہے۔ کیونکہ اب جہاں جہاں احمدیت پھیلتی جائے گی۔ وہاں تمام ممالک میں ایسے لوگ پیدا ہوتے رہیں گے۔ جن کے دلوں میں اس بات کی خواہش پیدا ہوتی رہے گی۔ کہ ترجموں کی بجائے حضور ہی کی استعمال کردہ زبان میں حضور کی کتب کا مطالعہ کیا جائے۔ اس لئے اُردُو کو سیکھنے کے علاوہ کوئی چارہ نہ ہوگا۔ پس اب جہاں احمدیت ہمیشہ زندہ رہے گی۔ وہاں اُردو بھی ہمیشہ زندہ رہے گی۔ کیا حفاظتِ اردو کے لئے جماعت احمدیہ کے سوا کوئی دُوسرا ادارہ کوئی ضمانت پیش کر سکتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصانیف کے علاوہ حضورؑ کے خلفاء اور بزرگانِ دین کی بے شمار تصانیف بھی اردو میں ہیں۔ پھر ہر سال لاکھوں کی تعداد میں شائع ہونے والے تبلیغی ٹریکٹ جو اس چھوٹے سے قصبہ سے شائع ہو کر نہ صرف ہندوستان کے گوشہ گوشہ میں جاتے ہیں بلکہ بعض بیرونی ممالک تک پہنچتے ہیں۔ وُہ بھی اُردو میں ہوتے ہیں۔

روزانہ اخبار الفضل اور سلسلہ کے دیگر ہفتہ وار اخبارات اور رسائل اردو میں شائع ہوتے ہیں۔

اب تقریر کو لیجئے۔ مسجد اقصےٰ کے منبر سے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے خطبات جو اطرافِ عالم میں پھیل جاتے ہیں۔ اردو میں ہی پڑھے جاتے ہیں۔ قرآن کریم واحادیث کے درس۔ بزرگانِ دین کی تربیتی تقاریر۔ مبلغینِ سلسلہ کی تقاریر۔ جلسہ سالانہ اور مجلس مشاورت کے مواقع پر تمام صوبوں کے لوگوں کے سامنے کی جانے والی تقاریر بھی اُردُو میں ہی ہوتی ہیں۔ غرضیکہ ہر لحاظ سے اُردو کا چرچا ہے۔

اب روزمرہ کو لیجئے۔ حضرت ام المومنین سلمہا اللہ تعالےٰ کے طفیل خاندانِ نبوت کی زبان خالص اُردو ہے۔ علاوہ ازیں یو۔پی۔ اور دہلی کے احمدی برادران جو قادیان میں آباد ہیں۔ ان کی وجہ سے قادیان کی "روزمرہ اردو" کو بہت نفع پہونچا ہے۔ چنانچہ قادیان میں عام طور پر بول چال میں اُردو ہی استعمال کی جاتی ہے۔

میرا خیال ہے۔ کہ اردو کی خدمت میں پنجاب عنقریب اس حد تک ترقی کر جائے گا۔ کہ زمانہ ماضی میں جو شہرت دہلی اور لکھنؤ کو حاصل تھی ویسی ہی شہرت پنجاب میں لاہور اور قادیان کو اس زمانہ میں حاصل ہو جائے گی۔ سلسلہ کے بے نظیر انشاء پرداز حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب تو اپنے ایک مضمون میں یہ بھی تحریر فرما چکے ہیں کہ

"ہم کو یہ یقین رکھنا چاہیئے۔ کہ وہی اُردو آئندہ دُنیا میں مستند سمجھی جائے گی۔ جو پنجاب سے نکلے گی۔ اور اُسی داغ بیل پر یہ زبان ترقی کرے گی جس داغ بیل پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسکو ڈالا ہے۔

آجکل اُردو یا ہندی کا ہندوستان کے لئے مشترکہ زبان Lingua Franca بننے کا مسئلہ زیر بحث ہے۔ لیکن میرے خیال میں اسکی زیادہ فکر ہماری جماعت کو چاہیئے۔ کیونکہ قادیان ایک ایسا قصبہ ہے۔ جس میں ہندوستان کے تمام صوبوں کے لوگ آباد ہیں۔ اور ہوتے جا رہے ہیں۔ سرحدی صوبہ۔ یوپی۔ دہلی۔ دکن۔ بنگال۔ بہار۔ مالابار۔ وغیرہ بلکہ ہندوستان سے باہر جاوا*

* اور سماٹرا کے لوگ بھی مقیم رہ چکے ہیں۔ اور ابھی نہ معلوم دُنیا کے کس کس ملک کے لوگ آستانۂ مسیح موعود علیہ السلام پر آ کر دھونی رمائیں گے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے تو ایک جلسہ سالانہ کی افتتاحی تقریر میں ...

تحریک جدید کے ماتحت تبلیغ احمدیت

اسلام ــــ اور ــــ عورت

بوڈاپسٹ کے ایک جلسہ میں عورتوں کے دلچسپ سوالات اور اُن کے مدلل جواب

از چوہدری حاجی احمد خان صاحب ایاز بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی انچارج احمدیہ مشن بوڈاپسٹ

ماہ نومبر ۱۹۳۶ء میں خاکسار کے دو لیکچر English Speaking Circle of Hungary یعنے ہنگری کے انگریزی حلقہ میں مقرر تھے۔ پہلا لیکچر ۴ نومبر کو Polygamy & Islamic Purdah یعنے پردہ اور تعدد ازدواج کی فلاسفی پر تھا دوسرا لیکچر ۱۱ نومبر کو تھا جس کا مضمون Position of woman in Human Society تھا آخری لیکچر کے دن حاضری کافی تھی۔ اور عورتوں کی تعداد قریباً تین چوتھائی کے برابر تھی۔ اس لئے جو کچھ مشرقی عورتوں اور مسلمان عورتوں کے متعلق بے بنیاد قصے یورپ میں مشہور تھے۔ ان سب کو دلائل اور واقعات سے بے بنیاد ثابت کیا اور بتایا گیا۔ کہ سوائے اسلام کے کسی مذہب نے عورتوں کے حقوق کی حفاظت نہیں کی اہل یورپ یہود۔ اہل روم۔ اہل یونان۔ اہل فارس۔ اہل ہند سب عورتوں پر ظلم روا رکھتے رہے۔ اور عرب میں تو اندھیر مچا ہوا تھا۔ اس لئے خدا تعالےٰ نے عورتوں کا نجات دہندہ حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو دنیا میں بھیجا۔ اور جو حقوق اسلام نے عورتوں کے لئے قائم کئے ہیں۔ وہ اب تک بھی یورپ والوں نے نہیں دیئے۔ یورپ کی عورتوں کی تحریک آزادی اور ہندو عورتوں کی چیخ و پکار اسلام ہی کے قانون کا تقاضا کرتی ہے۔ اور ہٹلر اور مسولینی کی عورتوں کے لئے گھریلو زندگی پیدا کرنے کی کوشش بھی گویا اسلامی اصول ہی جاری کرنے کی تحریک ہے۔ آخر میں خاکسار نے عورتوں کو نصیحت کی۔ کہ تمہاری ان کشمکش کوششوں نے تم کو آزادی تو دلا دی ہے مگر آزاد غلام آزاد ہو کر گلی کوچوں میں دھکے کھاتا رہے۔ اور کارخانوں میں دن رات مزدوری کر کے بھی پیٹ پالنے کے لئے کافی رقم کما نہ سکے۔ تو ایسی آزادی غلامی سے بھی بدتر ہے۔ پس تم نے جو اس آزادی کے عوض بیکاری اور ذلیل پیشے اختیار کر رکھے ہیں۔ ان کا یہی علاج ہے کہ تم سب مسلمان ہو جاؤ۔ کیونکہ دو فرائض صرف اسلام نے عورتوں پر رکھے ہیں۔ اور ان دو فرائض کے عوض دنیا جہان کے تمام حقوق عورتوں کو دے دیئے ہیں۔ اس کے بعد سوال و جواب شروع ہو گئے جو کہ بہت دلچسپ تھے۔ اس لئے بعض ذیل میں درج کرتا ہوں۔

ایک خاتون۔ وہ کونسے دو فرائض ہیں جن کی ادائیگی کے بعد عورت کو دنیا جہان کے حقوق مل جاتے ہیں

جواب۔ بیوی بننا اور ماں بننا

سوال۔ اکیلی بیوی بننا ہو تب تو خیر ہے۔ مگر اسلام تو دو دو چار چار ایک جگہ جمع کر دیتا ہے۔ یہ ہم سے نہیں ہو سکتا۔

جواب۔ (۱) اس میں تو عورتوں کا ہی فائدہ ہے۔ کہ ہر بات میں کثرت رائے عورتوں کی ہوگی۔ اور مرد کی کوئی پیش نہ جائے گی۔ عورتیں اتفاق کر کے جو چاہیں مرد سے منوالیں گی۔

(۲) ابھی ابھی مسولینی نے اعلان کیا ہے کہ جس شخص کے آٹھ بچے ہوں گے ان کو تمغہ اور بچوں کو وظیفہ دیا جائے گا اب اگر چار عورتیں ہوں دو سال بعد ہی تمغے اور وظیفے منظور کرا کے باقی عمر سرکاری وظیفہ پر گزاری جا سکتی ہے۔ اور سب سے زیادہ یہ کہ اگر ایک ہی عورت سے اتنے بچے حاصل کئے جائیں۔ تو وہ کمزور ہو جائے گی۔ اور کہیں بارہ سال بعد آٹھواں بچہ ہوگا۔ اتنے عرصہ میں پہلے سات بچوں کے اخراجات نے اماں جان کی کمر توڑ دی ہوگی۔ کیا یہ اچھا نہیں کہ دو چار عورتیں ملکر اس کام کو کر لیں۔

(۳) اس وقت یورپ کی عورتوں کے لئے بڑی مشکل بیکاری ہے۔ ہزاروں عورتیں آٹھ آنہ روزانہ پر ایک افسر کے ماتحت کام کرتی ہیں۔ کیا وہ چار مل کر ایک گھر کی مالک ہونا گوارا نہیں کر سکتیں۔

(۴) موجودہ یورپ میں عورتوں کی تعداد مردوں سے زیادہ ہے۔ جو امیر عورت ہو اسے تو حسب منشا خاوند میسر آ سکتا ہے۔ دوسری سب یونہی عمر گزار دیتی ہیں۔ یہ کونسا انصاف ہے۔ کہ بعض تو مردوں کا ٹھیکہ لے لیں۔ اور اپنی خود غرضی کے مقابلہ میں دوسری بہنوں کی مصیبتوں کا احساس نہ کریں۔

(۵) اگر ایک ایسی عورت جو شادی کرنے سے بیوی بن گئی۔ پھر ماں بن گئی۔ مگر بچہ جننے کے بعد بیمار ہو گئی۔ اور دوبارہ بچہ جننے کے قابل نہ رہی۔ اور ظلم یہ ہوا کہ اس کی آنکھیں بھی جاتی رہیں۔ نہ بیوی کے فرائض ادا کرنے کے قابل اور نہ ماں بن کر بچہ کی پرورش کے قابل اب اگر دوسری بیوی آکر اس اندھی کی خدمت کرے۔ اس کے بچہ کی پرورش کرے اس کے غمگین خاوند کو تسلی دے تو کیا یہ ظلم ہے۔ اب کیا وہ یورپین اصول کے مطابق اس اندھی کو طلاق دے دے یا اسلامی قانون کے مطابق اس سے بھی نیک سلوک کرے۔ خبر گیری بھی کرے۔ اور ایک اور بیوی بھی کرے۔ اگر خدانخواستہ بچہ فوت ہو جائے۔ اور اب وہ عیسائیت کی شریعت پر عمل کر کے دوسری عورت سے شادی نہ کرے۔ تو بتاؤ بے اولاد مر جائے۔ یا اسلامی شریعت پر عمل کر کے دوسری بیوی سے اولاد حاصل کرے۔ (تالیاں)

ایک اور لیڈی صاحبہ۔ یورپ کی عورت کی فطرت کے خلاف ہے کہ وہ دوسری عورت کو اسی گھر میں دیکھے۔

جواب تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ چاہے اس سے اپنے فائدہ کی بات ہو یورپ کی عورت قبول نہ کرے گی۔

لیڈی صاحبہ۔ اگر دو بیویاں کرنے کا کوئی فائدہ ہوتا تو ترکی حکومت ایک شادی کا قانون پاس نہ کرتی۔

جواب چونکہ اسلامی قانون خدا تعالےٰ کا بنایا ہوا ہے۔ اس لئے اس سے مرد و عورت یکساں فائدہ اٹھاتے ہیں۔ عورت کی مرضی پر منحصر ہے کہ وہ دوسری بیوی کو پسند کرے یا نہ کرے۔ اس لئے مرد کو دو بیویاں کرنے کا جو حق ہے۔ اس سے عورت کو نقصان کوئی نہیں فائدہ ضرور ہے مگر ترکی حکومت کا قانون مردوں کے لئے نقصان دہ ہے اور عورت کو بھی کوئی فائدہ اس سے نہیں بلکہ ترکی حکومت نے پردہ اڑانے کا بہانہ بنا کر اور ایک بیوی کا ڈھونگ رچا کر اب ساری کی ساری بے کار اور غیر شادی شدہ عورتوں کو جنگ کے لئے جبراً بھرتی کرنے کا اعلان کر دیا ہے (قہقہے اور تالیاں)

دوسری لیڈی صاحبہ - یہ کیا وجہ ہے - کہ دو بیویوں کے فائدے مشرق کے رہنے والوں کو ہی سوجھتے ہیں - یورپ والوں نے کبھی ایسا خیال نہیں کیا - ورنہ ہی کوئی قانون پاس کیا ؟

جواب - فائدے تعدد ازدواج کے تو یورپ والوں کو بھی ضرور سوجھتے ہیں - فرق صرف اتنا ہے کہ ایسی باتوں پر عمل کرانے کی تحریک ہمیشہ مشرق سے ہوتی ہے - اگر آپ Fuch یا Monsen کی کتب Illustrated History of Morals پڑھیں تو وہ بھی اسلامی اصول کے فوائد اور فوقیت کو تسلیم کرتا ہے - اور یورپ والوں نے ایسے قانون بنانے سے بھی دریغ نہیں کیا - یورپ کی تیس سالہ جنگ (۴۸ - ۱۶۱۸) کے بعد حکومت جرمنی نے ہر جرمن کو حکم دے دیا تھا - چونکہ مرد بہت کم رہ گئے ہیں - اور عورتیں زیادہ ہیں - اس لئے ہر مرد شادی کرے - اور جو پہلے شادی شدہ ہو وہ ایک اور بیوی کرے - تاکہ جرمن نسل کو قائم رکھا جائے - اور جرمن عورتوں کو غیر جرمنوں کے پاس جانے سے بچایا جائے - ابھی کل کی بات ہے - کہ جنگ عظیم کے بعد Bavarian بیوریا کی Parliament پارلیمنٹ میں ۱۹۱۷ء میں یہ بل پیش ہوا - کہ وہ چاروں اضلاع جو سرحد کے قریب تھے - اور مردوں کے جنگ میں کام آنے کی وجہ سے بیواؤں یعنی عورتوں سے ہی بھرے ہوئے تھے - ان میں تعدد ازدواج کی اجازت دی جائے - فوراً ہی باغیوں نے انقلاب برپا کر دیا - اور حکومت بدل گئی - ورنہ یہ قانون اپنے حالات کی موجودگی میں ضرور پاس ہو جاتا - اب دیکھو میں نے آپ سب کو تعدد ازدواج کے فائدے بتائے ہیں - آپ میں سے کوئی ہے - جو بتائے کہ دو بیویاں کرنے میں حرج کیا ہے ؟ (سب چپ)

پریذیڈنٹ جلسہ - تعدد ازدواج کا اصول تو ٹھیک ہے - مگر یورپ میں مردوں کے پاس اتنا روپیہ نہیں - کہ وہ اسلامی طریق پر ہر بیوی کو اچھا کھانا اور اچھا کپڑا دے سکیں - ان کی تنخواہ صرف ان کے اپنے گزارہ کیلئے ہوتی ہے - اور شادی کرنے سے ان پر زیادہ بوجھ ہو جاتا ہے - اس لئے دو بیویاں تو درکنار ایک بھی مشکل ہے -

جواب میں نے تو پہلے ہی اس کا علاج بتایا ہے کہ عورتیں خانہ داری کی طرف متوجہ ہوں - اور دفتروں اور کارخانوں کی جو آسامیاں عورتیں خالی کریں - وہ مردوں کو دی جائیں تاکہ مرد زیادہ تنخواہیں حاصل کر کے بیویوں کے لئے آرام کا سامان مہیا کریں - نہ عورتوں کو بیکاری کی شکایت ہوگی - نہ مردوں کو قلت تنخواہ کا شکوہ -

ایک عورت :- کیا آپ عورتوں کو چار دیواری میں بند کرنے اور پردہ کرانے کو گھریلو زندگی خیال کرتے ہیں ؟ یہ تو ہم سے کبھی نہ ہوگا کیا ہم خود جھاڑو دیا کریں - خود روٹی پکایا کریں مرد کی غلام بن کر رہا کریں ؟ ہم سے یہ نہ ہوگا - ہم خود کمائیں گی - خود کھائینگی - جو جی میں آئے کریں گی - جدھر طبیعت آئی دیکھیں گی - جدھر چاہا جائینگی - کیا ہم مردوں سے کسی طرح کم ہیں ہم خود دفتروں میں کام کرینگی - مردوں کو چاہیئے کہ گھر صاف ستھرا رکھا کریں - اور ہمارے لئے کھانا تیار کیا کریں - (قہقہے اور تالیاں)

جواب - نہیں محترمہ - میں تو آپ کو کبھی چار دیواری میں بند ہونے کا مشورہ نہیں دوں گا - یونانی اور رومن عموماً عورتوں کو بند کر کے چابی جیب میں رکھتے تھے - اور ان کو باہر جانے یا رشتہ داروں سے ملنے سے باز رکھتے تھے - عورتوں سے غلام کا کام لیتے تھے - یہ تو عورت ذات کی خوش قسمتی ہے - کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لائے - اور فرمایا کہ عورتوں کو ضرورت کے وقت باہر جانے اور رشتہ داروں سے ملنے سے مت روکو اور ان پر ظلم مت کرو - ان سے غلاموں کا کام مت لو - کیونکہ وہ گھر کی مالکہ ہیں - اور اگر استطاعت ہو تو صفائی کرنے اور روٹی پکانے کے لئے بیشک نوکر رکھ لو - تاکہ تمہاری بیوی آرام کی زندگی بسر کر کے تمہارے لئے دعائیں کریں - اور تو اور اسلام تو یہ کہتا ہے - کہ اگر عورت چاہے تو دودھ پلانے کا کام بھی کسی دائی وغیرہ کے ذمہ لگایا جائے - اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تو عورت کی یہاں تک عزت قائم کر دی ہے - کہ آپ نے خود بیویوں سے کمال محبت اور نرمی کا سلوک کر کے مسلمانوں کو حکم دیا ہے - کہ باہر سے اپنا کام کر کے جب آؤ تو گھر میں اگر عورتوں کو امور خانہ داری میں بھی مدد دو - پھر لطف یہ کہ سب ریشمی کپڑے سونا - چاندی - ہیرے - جواہرات عورت کے لئے جائز اور مرد کے لئے حرام کر دئے - اور سنئے -

پھر حکم دیا - کہ النّسَاءُ باللباس اور هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ کا فتوے دے کر مردوں کو کہہ دیا - کہ تم تو بغیر عورت کے انسانیت کا درجہ ہی نہیں پا سکتے - پھر فرمایا - کہ اصل مومن وہ ہے جو شیطان پر غالب آجائے - اور ساتھ ہی بتا دیا کہ عورتیں شیطان کو باندھنے والی رسیاں ہیں - پس مومن عورت کے ذریعہ ہی مومن بن سکتا ہے -

اور اسلام کا آخری فتوے یہ ہے - کہ خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لِاَهْلِهٖ - اس زمانہ میں مسیح موعود حضرت احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تو فرمایا کہ

"جو شخص اپنی اہلیہ اور اس کے اقارب سے نرمی اور احسان کے ساتھ معاشرت نہیں کرتا - وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے -"

یہ الفاظ ابھی ختم نہ ہوئے تھے - کہ Excellent! Excellent! کی آوازیں آنے لگیں - اور تالیاں بجنے لگیں - ایک من چلی عورت کرسی سے اٹھ کر سٹیج پر آگئی - اور مصافحہ کے لئے اس نے ہاتھ بڑھایا میں نے ہاتھ پیچھے کرتے ہوئے کہا - کہ اسلام نے نامحرم عورتوں سے مصافحہ کرنے سے منع فرمایا ہے - لہذا مجھے معاف فرمائیں -

(زور کی تالیاں اور قہقہے)

اب یہ نوجوان لڑکی جو کہ اپنے ساتھ دو یونیورسٹی کی ڈگریاں رکھتی ہے - اسلام کا گہرا مطالعہ کر رہی ہے - اور امید ہے کہ اسلام قبول کر لے گی - اس کا نام Stankovics Felicitas ہے

نظارت تالیف و تصنیف کا ایک ضروری اعلان

منشی محمد فخر الدین صاحب ملتانی مالک کتاب گھر قادیان نے جو تفسیر القرآن موسومہ بہ خزینۃ العرفان پارہ الٓمّٓ شائع کی ہے - اس کے صفحہ ۸۰ پر انہوں نے سورہ بقرہ کی ابتدائی آیات (والذين يؤمنون بِمَا انزل اليك ...... هم المفلحون) کا ترجمہ اور تشریح (بحوالہ اخبار الحکم صفحہ ۹ مورخہ ۱۰ر اکتوبر ۱۹۰۲ء) حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف منسوب کی ہے - حالانکہ الحکم کے اس پرچہ میں ان آیات کا ترجمہ اور تشریح ایڈیٹر صاحب الحکم کی اپنی ہے - غلط فہمی سے منشی فخر الدین صاحب مالک کتاب گھر نے اس کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف منسوب کر دیا ہے - اور اس غلطی کی وجہ یہ ہوئی - کہ ایڈیٹر صاحب الحکم نے اپنے مضمون میں ایک سائل کے بعض سوالات کا جواب دیتے ہوئے سورہ بقر کی ابتدائی آیات الٓمّٓ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ سے لے کر هم المفلحون تک کا ترجمہ لکھا ہے - چنانچہ اس پرچہ کے صفحہ ۸ کالم دوم میں ان آیات کا ترجمہ لکھنے سے پہلے لکھتے ہیں -

"اب ہم سورۃ بقرۃ کی ابتدائی آیات مع ترجمہ لکھتے ہیں - جن میں فرقہ ناجیہ کا ذکر ہے -"

پھر ایڈیٹر صاحب الحکم نے اپنے مضمون کے دوران میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تقریر کا خلاصہ درج کیا ہے - جو انہوں نے اسلامی اصول کی فلاسفی کے سوال دوم کے جواب میں سے لیا ہے - اور جو ان الفاظ پر ختم ہو جاتا ہے :- "وہ ہر ایک قدرت کا مالک ہے - جو چاہتا ہے کرتا ہے -"

اس کے بعد ایڈیٹر صاحب الحکم نے اُن آیات کا ترجمہ دیا ہے - جو باقی رہ گئی ہیں -

پس احباب کی اطلاع کے لئے یہ اعلان کیا جاتا ہے - کہ منشی فخر الدین صاحب کتب فروش کی مرتبہ تفسیر القرآن موسومہ بہ خزینۃ العرفان پارہ الٓمّٓ کے صفحہ ۸۰ پر مندرجہ صدر آیات کا ترجمہ اور تشریح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نہیں - بلکہ مرتب نے غلط فہمی سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف منسوب کی ہے - (ناظر تالیف و تصنیف)

پتہ درکار ہے

عزیز عبد الرحیم خاں احمدی برادر عبد الغفور خاں کراچوی کا - عبد الحکیم مدرس بصیر پور ضلع منٹگمری

حفاظت قرآن کریم کے متعلق ایک عیسائی مصنف کی شہادت

دنیا میں اگرچہ کئی الہامی کتابیں نازل ہوئیں۔ مگر ان میں سے صرف قرآن مجید ہی ہے جو تمام انسانی تصرفات سے پاک ہے دنیا میں کئی قسم کے انقلابات آئے۔ مگر قرآن کریم میں کسی قسم کی تحریف کرنے کی کسی انسان کو جرأت نہیں ہوئی۔ جس کی وجہ یہ ہے کہ اس کی لفظی و معنوی ہر قسم کی حفاظت کا ذمہ خود خدا تعالےٰ نے لے رکھا ہے۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے۔ "انا نحن نزلنا الذکر و انا له لحافظون" کہ ہم نے ہی قرآن مجید کو نازل کیا۔ اور ہم ہی اس کی حفاظت کریں گے۔ اللہ تعالےٰ کے اس وعدہ کی صداقت کے ثبوت میں ایک عیسائی مصنف سر ولیم میور کی کتاب The Quran میں سے چند اقتباسات پیش کرتا ہوں۔ جن میں انہوں نے قرآن کریم کے اب تک محفوظ رہنے کا صرف اقرار ہی نہیں کیا بلکہ پر زور الفاظ میں اس کی تائید کی ہے۔ لکھتے ہیں۔ "زید کا نظر ثانی کیا ہوا قرآن آج تک بغیر کسی تبدیلی کے موجود ہے اس احتیاط سے اس کی نقل کی گئی ہے کہ تمام اسلامی دنیا میں صرف ایک نسخہ قرآن کریم کا استعمال کیا جاتا ہے" اس تحریر میں مصنف مذکور نے یہ تسلیم کیا ہے کہ زید رضی اللہ عنہ کا جمع کیا ہوا قرآن کریم وہی تھا جو سیدنا حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا اور آج تک وہی چلا آتا ہے پھر دوسری جگہ لکھتے ہیں۔ "یہ تمام ثبوت دل کو پوری طرح تسلی دلا دیتے ہیں کہ وہ قرآن جسے ہم آج پڑھتے ہیں۔ لفظاً وہی ہے جسے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) نے لوگوں کو پڑھ کر سنایا" اسلام کے ایک مشہور معاند کی زبان سے قرآن کریم کی حفاظت کا ثبوت جہاں قرآن کریم کے منجانب اللہ ہونے کا ثبوت ہے وہاں اسلام کی صداقت

تحریک جدید کے مالی مطالبہ پر مخلصین جماعت کی طرف سے لبیک

سابقہ سالوں کی نسبت وعدوں کی رقوم میں اضافہ

(۱) کوٹلی لوہاراں ضلع سیالکوٹ سے محمد عبد الخالق صاحب ٹھیکیدار حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی خدمت میں لکھتے ہیں۔ مالی مشکلات کے باعث خاکسار سابقہ دو سالوں میں چندہ تحریک جدید میں حصہ نہ لے سکنے کی وجہ سے سخت نادم اور بے چین ہے۔ اگرچہ ابھی تک کوئی تسلی بخش صورت کام کی نہیں۔ تاہم اللہ تعالےٰ پر توکل کرتے ہوئے مصمم ارادہ کر لیا ہے کہ اگر اور کوئی بھی صورت نہ بنی تو جائداد کا کچھ حصہ بیع یا رہن کر کے بھی تیسرے سال کی تحریک جدید میں حصہ لوں۔ سو تیسرے سال کے لئے ایک سو روپیہ کا وعدہ حضور قبول فرما دیں۔ نیز اللہ تعالےٰ سے دعا فرمائیں کہ سابقہ دو سالوں کی حرماں نصیبی کی تلافی کی بھی کوئی صورت پیدا فرمائے۔

(۲) نعمت علی صاحب قلعہ رہتک سے -/۱۵ روپیہ کا اپنی اور اپنی اہلیہ کی طرف سے وعدہ کرتے ہیں (۳) بابو محمد عالم صاحب اسسٹنٹ سٹیشن ماسٹر کالو وال سے لکھتے ہیں سال دوم میں عاجز نے غلطی سے امانت فنڈ تحریک جدید کو ہی قربانی سمجھ لیا۔ مگر سال سوم کے مطالبہ پر میرے ضمیر نے محسوس کیا کہ میں فریب خوردہ تھا۔ اور امانت فنڈ تو سراسر ذاتی فائدہ کے لئے سیونگ بنک تھا۔ اس لئے توبہ کرتے ہوئے سال سوم کے لئے -/۱۵ کا وعدہ کیا۔ مگر ۲۹ رمضان المبارک کو مجھے تحریک ہوئی کہ زبانی معذرت

بے معنی ہے۔ اس لئے گذشتہ سال کے لئے سات کا وعدہ کرتا ہوں۔ دوم یہ بھی تحریک ہوئی کہ تلافی مافات کے لئے گذشتہ اور آئندہ سال کی رقم یعنی -/۲۲ کو فی الفور ادا کر دیا جائے

(۴) خواجہ محمد گل صاحب رنگون سے لکھتے ہیں جب سے حضور نے تحریک جدید میں حصہ لینے کا ارشاد فرمایا ہے۔ بندہ کی دلی تڑپ تھی۔ کہ حضور کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے کچھ پیش کروں مگر شامت اعمال سے ایسا نہیں ہو سکا۔ اب اس عریضہ کے ساتھ -/۵۰ روپے ہر دو گذشتہ سالوں کے اپنی اہلیہ اور ہر دو بچوں کی طرف سے ارسالی ہیں۔ اور تیسرے سال کے لئے مزید -/۵۰ کا وعدہ بھی پیش ہے

(۵) ڈاکٹر محمد جان صاحب جمعدار عدن نے نوے روپیہ کا وعدہ کیا ہے۔ جو سال دوم کے وعدہ سے ڈیوڑھا ہے۔

(۶) جماعت احمدیہ جے پور کا گذشتہ سال کا وعدہ -/۱۵۴ روپے کا تھا لیکن تیسرے سال کا -/۲۱۲ ہے جو ڈیوڑھے کے قریب ہے۔

(۷) جماعت چک سکندر ضلع گجرات کا وعدہ گذشتہ سال -/۱۰۶ کا تھا۔ اور تیسرے سال کا وعدہ -/۱۵۸ کا ہے۔

(۸) جماعت احمدیہ ملتان نے تیسرے سال کی فہرست تحریک جدید جو دوسرے سال کے مقابلہ میں قریباً ڈیوڑھی ہے۔ -/۱۰۵۷ روپیہ کی حضرت امیر المومنین کے حضور پیش کر دی ہے۔

(۹) بابو محمد ابراہیم صاحب سنوج نے گذشتہ سال -/۶۰ روپے کا وعدہ کیا۔ اور اب تیسرے سال کا -/۹۰ کا وعدہ ہے جو گذشتہ سال سے ڈیوڑھا ہے۔

(۱۰) بابو محمد بدر علی صاحب سب انسپکٹر آف ورکس نے -/۳۸ کا وعدہ کیا ہے۔ جو دوسرے سال کے مقابلہ میں ڈیوڑھے سے بھی زیادہ ہے۔

(۱۱) جماعت دنیا پور ضلع ملتان کا وعدہ گذشتہ سال -/۳۰ تھا۔ مگر تیسرے سال کے لئے -/۵۰ کا وعدہ ہے جو ڈیوڑھے سے زیادہ ہے۔

(۱۲) علاقہ سرحد کے ایک دوست جناب حاجی محمد صاحب پٹواری نہر جنہوں نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی پہلے سال کی تحریک جدید سنتے ہی دو سو روپیہ کی رقم جو انہوں نے کسی خاص غرض کے لئے رکھی ہوئی تھی۔ اپنے اور اپنے اہل وعیال کی طرف سے بھیج دی تھی۔ اور دوسرے سال کے لئے اپنے اور اپنے اہل وعیال کی طرف سے -/۳۰۰ کا وعدہ پیش کیا جو جلد ہی ادا ہو گیا۔ اب تیسرے سال کے لئے انہوں نے -/۵۰۰ کا وعدہ بھیجا ہے۔ جو ڈیوڑھے سے زیادہ ہے۔

(۱۳) جماعت سردارپور ضلع ملتان نے دوسرے سال -/۵۴ روپے کا وعدہ کیا تھا۔ لیکن تیسرے سال کے لئے -/۱۲۵ کا وعدہ کیا ہے۔ جو اڑھائی گنے سے زیادہ ہے

(۱۴) لجنہ اماء اللہ دہلی کے وعدوں کی فہرست بھی جو گذشتہ سال سے ڈیوڑھی ہے اور مزید خصوصیت یہ ہے کہ اس میں سے -/۸۰ روپیہ کی رقم داخل خزانہ ہو گئی ہے

(۱۵) ایک مخلص خاتون نے کمیل پورسے مبلغ -/۲۰۰ روپیہ چندہ تحریک جدید سال سوم میں بھیج کر حضور کی خدمت میں اس رقم کی بارگاہ الٰہی میں قبولیت کے لئے دعا کی درخواست کی ہے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اس خاتون کے خط پر "جزاکم اللہ احسن الجزاء" رقم فرمایا ہے۔ اللہ تعالےٰ قبول فرمائے

وہ جماعتیں اور افراد جن کے چندے براہ راست مرکز میں آتے ہیں لیکن اب تک ان کے وعدے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی خدمت میں پیش نہیں ہوئے۔ ان سے درخواست ہے کہ وہ حتی الامکان نمایاں اضافہ کے ساتھ مکمل فہرست جلد سے جلد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی خدمت میں پیش کریں۔

فنانشل سکرٹری تحریک جدید ۔ قادیان

وصیتیں

۴۳۰۴ منکہ محمد الدین ولد میاں بڈھا قوم برکٹ گوجر پیشہ ملازمت عمر ۴۷ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۷ء ساکن برنالہ ڈاکخانہ خاص تحصیل بھمبر ضلع میرپور ریاست جموں بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۳۱ر جنوری ۱۹۳۵ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت حسب ذیل جائیداد مکان پختہ یک منزل قیمتی چار ہزار روپیہ۔ اراضی مشترکہ برادران جس میں میرے حصہ کی قیمت پانچسو روپے ہوگی۔ الامنظر کا گذارہ اس جائیداد پر نہیں ہے بلکہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو کہ اس وقت ۹۵ ماہوار ہے۔ میں تازندگی اپنی ماہوار آمد کا 1/10 حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں۔ کہ میری جائیداد جو بوقت وفات ثابت ہو جاوے۔ اس کے بھی 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائیداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کی مدمیں کردوں۔ تو اسی قدر روپیہ اس قیمت سے منہا کر دیا جاوے گا۔ ۳۱-۱-۳۵

العبد :- محمد الدین ولد میاں بڈھا قوم برکٹ گوجر سکنہ برنالہ تحصیل بھمبر ضلع میرپور ریاست جموں۔

گواہ شد :- مستری عبد اللطیف ولد محمد دین مغل سکنہ جموں۔

گواہ شد :- محمد فیروز الدین ولد میاں کرم الدین صاحب دھٹی ضلع میرپور۔ علاقہ جموں۔

۴۲۳۹ منکہ فتح دین ولد محمد رمضان قوم لوہار عمر تیس سال تاریخ بیعت ۱۹۲۳ء ساکن خرادیاں ڈاکخانہ پیروشاہ تحصیل گجرات ضلع گجرات بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۷ر جولائی ۱۹۳۴ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اس وقت میرا گذارہ میری تنخواہ پر ہے۔ جو تقریباً تیس روپیہ ماہوار ہے۔ (اس میں کمی وبیشی ہوتی رہتی ہے) اس کے علاوہ میری کوئی جائیداد نہیں۔ میں اپنی موجودہ آمدنی کے 1/10 حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اگر میں کوئی اور جائیداد پیدا کرونگا تو اس کے 1/10 حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اس کے علاوہ میرے مرنے پر اگر کوئی اور جائیداد میری ثابت ہو تو اس کے 1/10 حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ مذکور ہوگی۔ نیز اگر میں کوئی رقم بمد جائیداد داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کر کے رسید حاصل کروں تو وہ رقم اس جائیداد کی قیمت سے وضع ہوگی۔ لہذا یہ چند حروف بطور سند لکھ دیتا ہوں۔

العبد :- فتح دین احمدی ریلوے برج ورکشاپ جہلم

گواہ شد :- عبد الرحیم مشین مین برج ورکشاپ جہلم

گواہ شد :- علی اکبر اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ انسپکٹر مدارس جہلم

۴۶۶۵ منکہ سردار بیگم زوجہ بابو محمد صادق صاحب قوم کھوکھر راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۳۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۴ء ساکن سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 22/10 حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اس وقت کوئی جائیداد نہیں صرف پانچ روپیہ حق مہر ہے۔ جو کہ بصورت نقد میرے نام پر سیونگ بنک ڈاکخانہ میں جمع ہے۔ میں اسکے 1/5 حصہ کی وصیت جو کہ مبلغ یک صد روپیہ ہوتا ہے بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ اگر مجھے مزید جائیداد آئندہ حاصل ہو۔ یا ثابت ہو تو اس کے ترکہ کے بھی پانچویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ فقط

العبد :- سردار بیگم بقلم خود

گواہ شد :- محمد صادق خاوند موصیہ بقلم خود سٹور کیپر ملٹری انجینئرنگ سروس سیالکوٹ چھاؤنی۔

گواہ شد :- ڈاکٹر محمد الدین سکرٹری تعلیم و تربیت سیالکوٹ۔

۴۴۱۶ منکہ رحیم ڈنو خاں ولد اللہ ڈنو خاں قوم مشن پیشہ زراعت عمر ۰۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۴ء ساکن مشن گوٹھ ڈاکخانہ باڈا تحصیل ڈوکری ضلع لاڑکانہ سندھ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۶ر جولائی ۱۹۳۵ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائیداد حسب ذیل ہے۔ 1/2 ۱ گھماؤں زمین جانب مشرقی براور مغربی نہر پر ۳ گھماؤں ہے۔ یہ جملہ اراضی گوٹھ مشن میں ہے۔ میرا گذارہ اس کی پیدائش پر ہے میں تازیست اپنی آمد کا 1/10 حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور یہ بھی وصیت کرتا ہوں۔ کہ اگر بوقت وفات میری جائیداد اور بھی اس کے علاوہ ثابت ہو۔ تو اس کے بھی 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور اگر اس عرصہ میں میں کوئی رقم بطور قیمت جائیداد داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کردوں گا۔ تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جائیگا۔

العبد :- نشان انگوٹھہ رحیم ڈنا خاں ولد اللہ ڈنا خاں سکنہ گوٹھ مشن پوسٹ آفس باڈا ضلع لاڑکانہ سندھ

گواہ شد :- قریشی محمد صالح احمدی مبلغ سندھ

گواہ شد :- اللہ رکھیو خاں پسر رحیم ڈنو خاں

۴۶۷۵ منکہ سید محمد اسحٰق شاہ ولد سید عنایت علی شاہ قوم سید پیشہ ملازمت عمر ۳۷ سال قریباً تاریخ بیعت ۱۹۳۱ء ساکن بستی دولت خاں ڈاکخانہ خاص تحصیل وضلع ہوشیارپور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 6/12 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میں اپنی جدی جائیداد پر تاوقتیکہ میرے والد صاحب زندہ ہیں۔ ابھی قابض نہیں ہوں۔ میری ماہوار آمد جس پر میری و میرے بال بچے کا گذارہ ہے مبلغ ۱۵ روپے ہے۔ اس کے 1/10 حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ جو تازندگی انشاء اللہ ماہ بماہ انجمن مذکور کو ادا کرتا رہوں گا۔ اگر میرے مرنے کے وقت میری کوئی جائیداد ثابت ہو۔ تو بصورت جدی جائیداد ساری کی ساری کی اور بصورت میری ذاتی جائیداد (خود پیدا کردہ) ہونے کے اس کے بھی 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ جدی جائیداد موضع بستی سیداں متصل علو وال کھنور ڈاکخانہ سسوالی تحصیل وضلع ہوشیارپور میں ہے۔ جہاں میرے والد صاحب رہتے ہیں۔

العبد :- سید محمد اسحٰق شاہ بقلم خود حال ملازم کیپٹل تھیٹر لنڈی کوتل

گواہ شد :- (ڈاکٹر) ظفر حسن سول ملٹری ہسپتال لنڈی کوتل

گواہ شد :- شمس الدین لنڈی کوتل

درخواست احباب ایک صاحب جنہیں تبلیغ احمدیت کی دھن ہے۔ اور جنہیں امید ہے کہ بعض لوگ ان کی تبلیغ سے جلد احمدیت میں داخل ہو جائینگے۔ اپنے علاقہ میں اکیلے ہونے اور قلیل آمدنی رکھنے کی وجہ سے درخواست کرتے ہیں۔ کہ کوئی صاحب کچھ عرصہ کیلئے ان کے نام اخبار جاری کرادیں مخیر اصحاب توجہ فرمائیں۔